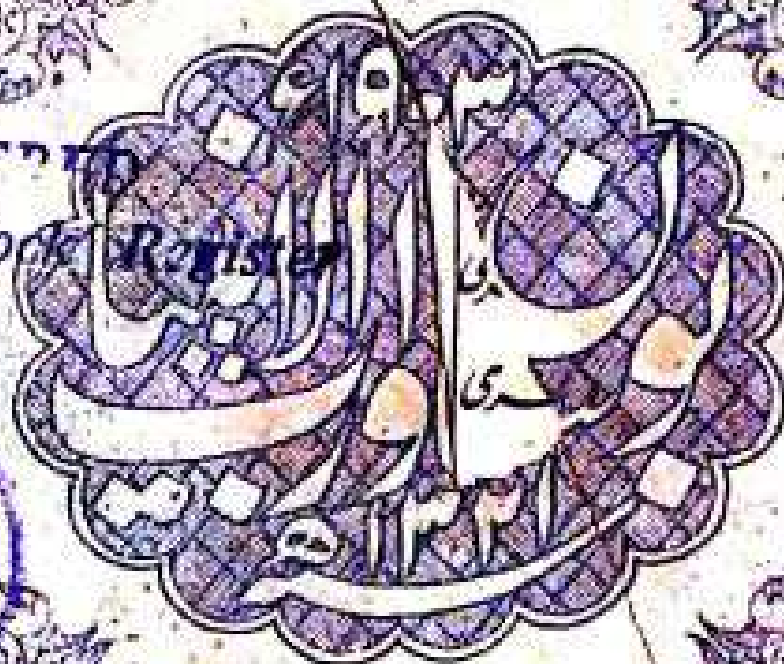


۱۹۰۳ء  
بوستان  
وارث الانبیاء  
۱۳۲۱ھ

از تصنیف لطیف حقیقت آگاه  
جناب حضرت یدمر شاہ صاحب وارثی  
المحبوبی قلندری اٹاوی زاد اللہ عرفانہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله الذي جعل في كتابه من كل شيء عبرة لمن يذكروا



والتسليم على من لا ينطق بالعلم ولا يفهم من لا يفهم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

EX-111-10  
General Stock Register  
1911



آرام و انفرادی داریت اسٹڈی سید سادہ علی داریت علی شاہ قادری سرمدہ اعجاز

حضرت سید عبد السلام  
عرفا میں ہاتھ رکھتے  
اللہ علیہ کی جانب سے  
کتاب وارثہ کی یہ  
پیشین گوئی کی گئی جو  
کہ ایک سلسلہ ہوتی  
گزشتہ میں ایسے وقت کے  
کامل ترین عالم با عمل  
وہی تھے جو داخل  
سلسلہ حضرت عبداللہ  
شاہ شہید رحمۃ اللہ  
علیہ سے ہیں لکن اسرار  
صدر کراچی میں لی کا  
مرکز ہے

یہ کام وارث پاک غلام  
نواز عظیمہ اللہ ذکرہ کے  
حکم پر کیا گیا اس کام کو  
کون وارث اس جانب  
مستوب کر کے ہوئی  
حکم مرشد کا ارتکاب نا  
کرت اگر کوئی بھی  
شخص یہ کہے کہ اس  
سے میں ہی ایک سائنس نو  
میں لیجیے گا کہ یہ  
جھوٹ بول ہے غلام کا  
کام غلامی کرنا ہے یعنی  
مرشد کے حکم کی  
تعمیل کرنا ہے نا کہ  
تعریف اور واہ وہی وصول  
کرنا

برائے مہربانی سب  
وارثوں پر حکم مرشد کی  
انعام لازم ہے جھوٹ  
بولنے اور واہ وہی سے پر  
نہ کریں شکریہ




# هو الوارث العلی الکریم

بسم الله الرحمن الرحیم

مکا ذکر تو گویم کہ تو پاک و خدائی	نزد و من بجز آن کہ تو آن و سنائی
تو جسمی فلکیمی و ستیمی تو تعبیری	تو نمیزی تو مدنی ملک العرش بجائی
تو قلمی تو جسمی تو تعبیری تو تعبیری	تو نمایندہ نضلی تو سزاوار خدائی
احد ایس گشتی صلیب کفصلی	لمن الملک تو گوئی تو سزاوار خدائی
لب و دندان سنای ہر دو حید تو گویند	مکلاز آتش و دوزخ پوشش زود رانی

الہا صمدیتا و الوہیت تیری ہی ذات جمع صفات کو منزاوار ہے۔ حمد و پاس  
 بقیاس تجھی کوشایان ہے کہ برائی و غموری کی قہائے سوزن تجھی کو زیجہ صفات  
 تیری ہر عیب نقصان شرک ہے برابر شان جلالت تیری صمدیہ زوال سے عوا  
 ان غفلت و غیبت سے بندہ کہ عقل جان پر پختے سے مہر ہے نظر و جک  
 غفلت سے خیر و شر اہاک در کہہ ذاتش صمدیہ و شکوک بنو صفات حق تعالیٰ  
 و خلوت نما کے وحدت تیری ہی بے نیازی نے آشکارا ازل کے



عشق و محبت کی آگ سے بھڑکایا۔ اور دہائے عشاق کو گلشن بنایا۔ حرم سرا کے حقیقت  
 کے حرم میں حیرت کی دوہراش عقل کو تباہ اندیش کو تباہ بنانے کیوہلے عجز و ناتوانی  
 کی قید لگائی۔ بعد تخلیق حسن جن کی دست درازی کیلئے غمزدہ و غمزدہ کا رنگ چہرہ  
 نگہ بین میں جایا۔ قاست کو فتنہ پردازی سے معمور کے قیامت کا نقشہ دکھایا۔  
 بیل کی بربادی کیلئے گل کو رنگ بوجھا دیا۔ قمری کو سرو کی آزادی کا سودا بی بنا کر  
 طوق پہنایا۔ لیلیٰ کو قیس پر فیضات دیکر محبوبیت کا منظر بنایا۔ قیس جان باختہ کہ  
 اوسکے دام الفت میں پنہا کر دشت کربت میں عمر بھر بھٹکایا۔ حقیقت یہ ہے  
 کہ گل ہو یا شمع ہو یا عذرا انکی طرف دلبری و دلربائی کی نسبت محض تم ہے  
 اس پردے میں پردہ دار تو ہے۔ یہ سارے کیلئے ترے ہیں۔ تاکہ شمع کا  
 جہل پر دانہ کے لئے آفت جان ہے۔ توہر شمع کے سوز غم میں گریاں ہے  
 بیل اگر ہوا کے گل میں گرم فغان ہے تو گل کی کسکی آرزو میں چاک گرد جان ہے  
 فی الحقیقت یہ سب ترے ہی کارخانے ہیں۔ گل ہو یا بیل شمع ہو یا پردانہ  
 سب بہانے ہیں۔ ایک لفظ کن کہ کر یہ تماشا دکھایا کہ تمام عالم کیا انبیاء مرسلین  
 کیا مائیکہ مقربین کیا آسمان و زمین بلکہ ہمجیدہ ہزار عالم کو صفحہ ہستی پر مرتب و ماکر  
 باعث تخلیق ہو۔ ہر عالم حضور عالم پناہ شہنشاہ گردون بار گاہ ہے۔   
 ویسے کہ در نظر آئے و ما را سلاک الارحمۃ للعالمین۔ رہبر اسے راہ  
 سبحان الذی اسکر۔ قدم فرمائے جائے زیجاہ و نے افتدس و چ نشین

مقام ذالکرام فلکان قاصب تو سین اواد نے ساسراندان رموز عظام باورام خدا وحی  
 اے عبیدہ مالک بنی مصدق فرماں الم نشرح لک صدک۔ مہر و دوجان و رفعتا لک  
 ذکرک باعث دوسر الولاک لما یخفی روز جزا و سوت لعلیک ربک فترضے  
 گوہرن دندان و انجم اذہوئے۔ باوئے گروان ماضل صاحبکم داغوئے۔  
 رونق سیستان قدیم سراجا مینا۔ افتخار کلیم شہید و خیرا شب زندہ دار قم  
 باللیل الا قلیلا۔ روز و محنت گزار و تل القرآن ترثیلا۔ روشن جبین و المنار  
 اذا سجد۔ صاحب زلف مشکین و اللیل اذا لیثے۔ قابل تقییم صلوا علیہ  
 و سلم تسلیما۔ فتح عظیم انا فتحنا لک فتناقمینا خندان خود الشمس و ضمنا۔  
 عتبرن کیس و اللیل اذا لیثا۔ رسول مستند کفے بالہ شہید غالب ارباب  
 و یضرک اللہ نصر عزیزنا یصحف خدا ان قرآن الفجر کان مشہودا۔ سید ابراہیم  
 ان سبکک بک مقام محمودا۔ کریم الطبع بلوین روف الرحیم۔ صاحب درع  
 و انک لعلی خلق عظیم۔ صاحب اعجاز اقرب ساعۃ و اشن القمر منج راز انا  
 اعطینک الکثر۔ معاون ابراہیم فصل ربک و انحر یستاصل کفان شانک  
 هو الا تبر باعث ایما دارض سما۔ زینت عرش معلی۔ تاظم دیوان اصطفی۔  
 شمس نبی صبحی۔ ناصب اعلام ولادہ و غرر بحر سخا۔ گوہر جہدہ و پاس  
 عطا۔ خیر راج صفا۔ کوب پرچ اعتلا۔ درقا اناج جمیع انبیا و انما یصلح  
 واصلی کمال حبیب کردگار۔ رسول پروردگار۔ صادق القول نبی الابدی

در جهان - پیغمبر مسل آخرا الزمان - سدر کائنات - افتخار وجودات - فخر ست  
خاتم نبوت - مین عسر - معنی القرب - اعلیٰ حب - ولا نسب -  
محبوب خدا - ساکن شرب و طعم - کرم ارتضا - معظمت اتقا - موبدا صفا - مجید صفیا  
احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وَاٰصْحَابِہِ وَسَلَّمَ کو قرار دیگر منظر تم و اکمل  
نکھیرا - اور اوکے وجود باوجود میں جلو کا شہود فرا کر اپنا منظر نظر بنایا - تیری شان  
تو ہی خوب جانے - انسان ضعیف البنیان کی کیا اصل جو تیری حمد و ثنا  
مین لب بلائے یا تیرے احسان بیکران کو احاطہ تحریر مین لائے - عقل  
دقہم کی کیا مجال کہ تیرے راز سربستہ کو ایک ذرہ سمجھ جائے - جو سمجھے ہو غلط -  
جو لکے ہو خط رباعی

لے برتر از خیال قیاس و گمان و وہم	وز ہر چہ گفتہ اند شنیہیم خواندہ ایم
دفتر تمام گشت بیایان رسید عمر	ماہ چمن و اول وصف تو مانہ ایم

ان نلت یا ریح الصبا یوما الی رضی اللہ عنہم . بلغ سلامی وضعت فیہا النبی المحترم

ارشاد حضرت محبوب الہی پلک - گندے ارادہ	کیجو ہر کامیج سے سزا دیدہ تر - روز نشیہ شام
کیوہ زندان الہیج بہرہ ایم - ارشاد غلام	ہو لے بیٹے ہو لے کک <del>کک</del> کیجو جنت کی

اللہ صل علی محمد وعلی آل محمد وبارک وسلم -  
حمد و نعت و منقبت اہلبیت کرام و اصحاب عظام

لکھنؤ میں ہے کیا بساط میزبانی  
 لکھنؤ میں ہے کام لینے والا  
 وارث ہے تمام جزو کل کا  
 محتاج میں اور تو شہنشاہ  
 قسری ترے غم میں خاتمہ بر باد  
 ہے بیری ہی قصہ خوان چین میں  
 لالہ کے جگر چہ داغ کا رسی  
 ہر گل ہے کتابِ حمد باری  
 روح و دل و جان داغ خوبی  
 لاکھوں ہے قول مصطفیٰ کا  
 اور زینتِ بزمِ قبابِ توسین  
 سرتاجِ تمام اولیاء کا  
 بو بکر و عسدر غنی و حیدر  
 ہے دونوں جہان ہن و دہم کی  
 ہن و دہم کی شہادتِ بظہر بقیہ  
 وہ نورِ بنگاہِ مصطفیٰ حسین

اسے خالینا پاک حمد تیری  
 تو گرتوں کا تمام لینے والا  
 مالک ہے تو باغِ دیگرِ گل کا  
 میں ذرہ تو صانعِ منہ و ماہ  
 پابند ہے تیرا سدا آزاد  
 سوسن ہی لبِ زبانِ چین میں  
 زگرہ کو ہے تیری استغاری  
 ہر غنچہ ہے محبوبانِ شاری  
 محبوب ہے تیرا باغِ خوبی  
 ہر کون ہو مدعیِ شہادت کا  
 ہے مالکِ کائناتِ کونین  
 سدا رہے جہاں نبیاء کا  
 اصحابِ ہن و دہم کے چار اختر  
 تعریفِ محمدؐ و آلِ محمدؐ کی  
 کس طرح نہ اہلِ ہن و دہم  
 جو قافلہ سیدانِ انجمن



دو چول ہین بلغ سدہ می کے	حسین ہین جان و دل نبی کے
کیا وصف لکے گا لکنا بیدم	داصف سے خود ادن کارب اکرم

ہون لاکھوں سلام رب ارباب	
برآمدہ اہلبیت و اصحاب	

الصلاة على النبي والسلام على الرسول النبي الاظمي والحمد لله  
صاحب شرف و بطحا پر درود اور سلام نریت عرش معلیٰ پر درود اور سلام  
اللهم صل على سيدنا و مولانا محمد و على اليبعد حسن و جمالہ

## فضائل محفل میلاد

اے رو نوردان منازل عشق حمدی سے و البتگان سلسلہ گیسوے احمدی  
اس محفل اقدس میں تہین شریک ہونے سے پہلے اس سے بھی گاہ ہونا چاہیے  
کہ یہ وہ محفل مقدس ہے کہ جہاں فرشتے جو مقرب بارگاہ یزدانی ہین کرابت  
ہو کر پاسبانی کی خدمت پر معین ہوتے ہین۔ اللہ مدیدہ وہ محفل پاک ہے  
کہ حسین رحمت کر دگار با ہزار خیر و برکت نوزانی گشاؤن سے جملہ حاضرین  
بزم پر مینہ کی طبع پرستی ہے بمصدق تنزل لرحمۃ عنہ **محفل میلاد**

گشائیں گے <b>محفل میلاد</b> کی چلی تی ہین ہر سو	یہ محفل ہے حسین نوز کی برسات ہوتی ہے
یہ ذکر محفل میلاد محبوب الہی ہے	نبات قدسے میٹھی بیان ہر بیت ہوتی ہے

اور یہ سارے سامان جن سرکار کے واسطے مہیا ہوتے ہیں۔ وہ سلطان  
دارین رسول الثقلین محبوب رب المشرقین والمغربین مسند آرا کے عرش برین  
تاجدار کے مع المیزین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی  
اپنے قدم غیر مقدم سے اس محفل کو سرافراز فرما کر اپنا ذکر پاک سننے میں

اگر ہر شب ناگہ من آن سلطان خواہزا | سر پر پائے دے آرمقداسانہم ان جازا

تو ہر جہان محبوب وہاں محب جہان مطلوب وہاں طالب جہان گل وہاں بیل  
جہان سرور وہاں قمری کا ہونا ہی ضرور ہے چونکہ آپ محبوب رب العالمین  
شہنشاہ انبیاء مسلمین ہیں۔ خود بدلت گارفتن افزہ ہونا ہی اسی سے  
ناجست ہے یعنی وہ پردہ نشین کہ جسکی ایک جہانک دیکھنے کو موسیٰ علیہ السلام  
سے کلیم نے اپنی ایک عمر رب ارنی لکھ گنوائی اب سپر ہی لن ترانی ستھن  
آئی۔ بے پردہ اپنے پیارے کے ذکر خیر میں جلوہ فرما ہو کر۔ نعرہ دروغا  
ذکرک بلند کرتا ہے۔ تو ہر زمانے کے اس بزم پاک کے نور علی نور ہونے  
میں کونسا شک ہے واللہ کوئی شک نہیں۔ خوشا نصیب حاضرین بزم مقدس  
کے کہ جو اس میں حاضر ہو کر سعادت دارین حاصل کرتے ہیں۔ اور داسے بر حال  
ہر سکھ کا ہے کہ عظمیٰ دولت کبریٰ سے محروم رہیں اللہ اذابا اللہ  
غزل مولف

اد نہیں مڑوہ ہو جو حاضر ہو بارہ تہمین

بیان تشریف فرما سید ابراہیم تہمین

نہ لاکے تاب جھکے دیکھنے کی بلور پر ہوس	وہی آنکھوں میں اپنی لعلہ انوار رہتے ہیں
ہمیں اسے فخر عیسیٰ اور کوئی عافہ کیسے	تہدی زگسین آنکھوں کے کلیم ہمارے رہتے ہیں
نہ پوچھو حال میخواری کہہ رہے حضرت غلم	مسی سبقتی سے رات دن سرشار رہتے ہیں

دُور سے حاسد سے کیوں بیدیم کراؤ کہ سر چپکے	مثالی ابرہمت حیدر کرار رہتے ہیں
--	---------------------------------

حضرات اکثر خوش نصیبوں نے اس محفل پاک کے تصدیق میں اجر عظیم و ثواب دارین حاصل کئے ہیں چنانچہ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں عام طور پر دستور ہے کہ ہر تقریب کرنے سے پہلے اس محفل کا کرنا مقدم سمجھتے ہیں۔ اور مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ہی اپنے رسالہ فیوض الحرمین اسکا ذکر با ثبات مسلم کیا ہے۔ اور اس طرح اور اوریشواہن نے بھی بہت سے رسالے اور کتابیں اسکی فضیلت میں تحریر کی ہیں یہ وہ بزم خیر ہے کہ جو از زمانہ ولادت با سعادت حضرت خاتم رسالت آج تک علمائے کرام و مصوفیائے عظام نے ہر مقام پر کی اور اپنی سعادت کبھی اور بڑے بڑے مراتب پائے۔ اور اب تک چارے ہیں اور انشاء اللہ پائے رہینگے غزل مولف

رتبہ یہ دریا ہے تری چوکت کو خدائے	سرا پناہ کا یا بسجود کشتی کو گہرائے
جان بخشی نہ بجلی عیسیٰ کی صدائے	وہ مرد سے جلائے لب بجا زمانے
وحدت کا نشان عالم کثرت میں دکھایا	اے محل علی عشق رسول دو سرا نے

کس طرح تیری روح کروں خواہد اور	روشن کیا عالم ترے نقشِ کعبہ پانے
کشتی دریا گم ہے صیبت میں بخش ہے	اسے بھر کر مٹاؤ مجھے پار لگانے
لو لاک لاشان نہ کس طرح ادائیگی	بیشل بنایا ہے محمد کو حنہ دانی

بیدم کی قنات سے دل ہے کہ دم نزع

آمین دو مجھے شریعت دیدار پلانے

روایت ہے کہ حضرت شیران پیر روشتن نصیر ناخدا سے کشتی دل  
 شکستگان نور چشم راحت جان سرتاج مہمان محبوب سبحانی مطلوب  
 ربانی غوث الثقلین حضرت شیخ المشائخ سیدنا شاہ محی الدین عبدالقادر جیلانی  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ جو سہرا پا عشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانی الذات رسول اللہ  
 تھے اس محفل میلاد اکمال فرط محبت سے منعقد فرماتے تھے۔ اور  
 دو ازادہم ماہ ربیع الاول شریف بڑے دھوم دھام سے باہتمام تمام کیا کرتے  
 تھے۔ ناگاہ بارگاہ محبوب الہی سے یہ مژدہ فرحت افزا عالم معالیٰ میں سناتا  
 کہ اسے فرزند حسن مجتبیٰ واسے دلہند علی مرتضیٰ تھے۔ چونکہ چالیس ہزار سال  
 شہر ربیع الاول اور ذکر میلاد کا اس قدر خیال ہے تو ہم ہی تمہیں اسکے  
 صلے میں ازادہم ربیع الثانی یعنی گیارہویں عطا فرماتے ہیں۔ یہ گیارہویں  
 مہمازبے نام کی ماہ ابد از شرق تا غرب شش چستہ میں جاری رہیگی  
 اسے مضبوطی سے مقدس جا سے نور ہے کہ کیسے کیسے انعامات

حضرت عوثؓ آب کو اس سرکار عالم پناہ شہنشاہ بے پرواہ سے  
اسی محفل کی برکت سے ہتھ آئے۔ کہ زبان انسان ضمیرت البیان  
جسکے بیان سے قاصر ہے شہر

اونکے الطاف تو مہین عام شیدی سبب | تجھے کیا ضد بھی گرتو کسی قابل ہونا

ذات فضل اللہ یوتیہ من بشاء واللہ ذو الفضل العظیم  
روایت حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب محلِ مکر  
شفیع معظم نے اپنے قدمِ ہیمنت لزوم سے بوستان عالم کو سربزور  
شاداب فرمایا۔ سروش غیب نے از شرق تا غرب و از جنوب تا شمال  
آوازہ مبارکباد میلاد محبوب رب العباد سنایا۔ توبہ ابوسب کی کنیز نے  
جا کر ابولہبیت کو آپ کے مولود مسعود و محمود کا مشورہ پہنچایا۔ ابولہب نے  
باعث انبساط میلاد شریف کے اوسکو آواز کیا۔ جب اس دار فنا سے  
راہی ملک عدم ہوا تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے ایک شب ابولہب  
کو عالم خواب دیکھا اور حال پوچھا اوسنے جواب دیا کہ جس روز سے  
اس عالم فانی سے سوئے دار البقا گیا ہوں۔ نوینو عذاب میں مبتلا ہوں  
الابرود و دشمنیہ بسبب خوشی میلاد شریف عذاب سے نجات پانا ہوں۔  
اے مشید ان محمد صلی اللہ علیہ وسلم شمار ہو جانے کا مقام ہے کہ ابوسب  
کا از حبلی ترنت قرآن مجید و زلفان حمید سکاحقہ اثبت ہے۔ شادی

میلاد شریف کا اثر و تحقیق عذاب پاؤں سے اور خصوصاً یوم دوشنبہ کو  
 مورد رحمت الہی اور مقدر اکرام نامتناہی ہو تو خوشحال و نیکو بندگان  
 با سوز و گداز کا کہ جو محل و مکان اس شمع نبوت پر نفل پر دانہ فدا میں اگر بروز  
 عشر نارجم سے رنگار ہوں تو کیا بعید ہے ۵

دوستان را کجا کنی سلام | تو کہ با دشمنان نظرداری

رسالہ منظم میں علامہ نعزل سے مرقوم ہے کہ شہر مصر میں یوسف حجاز  
 تہدان اس محفل تبرک کا منکر تھا اور اسکے بطلان میں جید استعداد آمادہ  
 رکھتا تھا۔ ایک روز وہ اور ابو بکر برادر دینی اسکا عالم خواب میں زیارت  
 حضرت سرور کائنات مشرف ہوئے۔ اور دست مبارک آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم میں چوب زکلی دیکھی۔ یوسف حجاز کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ میں  
 تجھے اس چوب سے اردو لگا۔ اوسنے دست بستہ عرض کیا کہ یا حضرت  
 اسکا سبب کیا ہے ارشاد فرمایا کہ خبردار ہرگز ہرگز اب بطلان جاری مجلس کا  
 نہ کرنا۔ ہاوی لکھا ہے کہ تاجیات یوسف حجاز محفل پاک تاجدار ہولاک  
 بڑی دہوم دہام سے کرتا رہا۔ سبحان اللہ جسکے بطلان کے سبب سے  
 یوسف حجاز پر اسقدر عتاب فرمایا گیا تو اسکا فکر نا خیال فرمائیے کہ کس قدر نازیبا  
 ہو گا: ۱ اللہم بحفظنا ۵

از خدا خواستہ توفیق ادب | بے ادب محرم گشت از فضل رب



## عزل زمولف

وہ مسلمان نہیں مومن نہیں دیندار نہیں	حب و اُمت شہِ دین کا جسے افراتین
دوسرا اور خدا کا کوئی دلدار نہیں	یا نبیِ تسار و عالمِ مین طرحِ دار نہیں
جبکی قسمت میں تو سایہِ دیو اور نہیں	وہ اگر نعلِ ہوا چاہے تو شکوہ کیا ہے
ہے یہی یا اسکا مرے خضرِ کبیر نہیں	بجز عرفانِ مین ہوں اک عمر سے غلطانِ ہجرا

بعدِ رون ہی تو سیدِ ہم کی کُلی ہن آنکھیں  
کون کتا ہے اسے حسرتِ دیوارِ نہیں

ان نلت یا یحییٰ الصبیاء وما الیٰ خلیلِ الحرم  
بلغ سلامی روضہ فیہا البنتی المحترم

### مولفہ

سلامِ انبیرِ کریمِ بزمِ دکنے پیشوا گزرے	اونہیں مجرا کہ جو سرکارِ محبوبِ اگزرے
تو پہلے آستانہِ جوم کرا ظہارِ عمر کرنا	مدینے کی طرف ہو کر اگر بادِ صبا گزرے

اللہم صل علی محمد و علیٰ آلہ بعدہ حسنہ و جمالہ

## فضائل و روشتہ لیت

مومنین بانیکن اللہ جل شانہ کے ان ہر ام و احسان بیکران پر ہزار  
دل و جان سے شمار ہو جانے کا مقام ہے کہ کس قدر اونگھو تو ہار گئی نبی شری  
مرا نظر ہے کس کس پردے میں ہمہرا نبی رحمت نازل کرتا ہے کہ کن کن شفقنون

کے ساتھ شانِ جلال و فضیلت اپنے پیارے حبیب کی ظاہر کر کے  
 خطاب فرماتا ہے کہ ان اسد و ملائکتہ یصلون علی النبی یا ایہا الذی آمنو  
 صلو علیہ وسلم تسلیما۔ یعنی اے ایمان والو! اے خلیفہ محمدی کے متوالو!  
 اسد و راہ کے فرشتے اپنے نبی حضرت محمد الرسول اسد پر درود و سلام  
 بھیجتے ہیں تو نگوہی چاہیے کہ تم ہی اپنے سردار اپنے سرکار اپنے والی  
 اپنے وارث اپنے آقا اپنے مولا حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ شفیع رزق  
 صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نامہ دے دو بھیجو۔

اللہم صل علی محمد و علی آل محمد و علیٰ اہل البیت و علیٰ اصحابہ و علیٰ

### ابیات

بفرست درود از دل جان روح نبی را	زین تحفہ بکن شاہ رسول عربی را
فرمود خدا زین گلستان دو عالم	این تازہ نہال چمن بطنیبی را
ہر کس کہ نبوت سیدی صان زد تشش	دیگر نہ چشد جام شہاب عینی را
جام دہناہ تشنگی شوق تو حشرت	اے ابرار کرم چارہ بکن تشنہ لبی را

ہمیشہ سے دستور ہے کہ جب کسی شہنشاہ اعظم کو اپنے وزیر یا توفیر  
 کی وقت اور عظمت ازراہ کمال رفعت و رحمت کے اپنی رعایا اہل نیز  
 اراکین دولت سے کرانا منظور ہوتی ہے تو پہلے خود اسکی تعظیم کرتا ہے  
 پھر تلک اراکین و متابعین سلطنت کی جانب اسکی تحریک کرتا ہے۔ اس کے بعد

کل رعایا کو حکم دیتا ہے کہ ہم اور ہمارے سارے مقرب فلان وزیر  
خوش تدبیر کی تعظیم کرتے ہیں لہذا تم بھی اسکی تعظیم فرض منصبی جانو۔ کہ یہ حب  
ہماری کمال خوشنودی اور سب تمہاری نہایت فلاح و مسعودی کا ہے۔  
اسی طرح اس آیت پاک میں بھی اسد جل جلالہ و عظم نوالہ نے اپنے پیارے  
حبیب حضور سرور عالم فخر بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد کو تعظیم فرمائی  
اور ہر فرشتوں سے تکریم کرائی ہر اپنے ایمان والوں سے ایسا کیا کہ تم بھی  
درو اور سلام بھیجو الحمد للہ علی احسانہ۔

دارقطنی نے افراطین اور ابن بخاری سے اپنی تاریخ میں حضرت ابوبکر  
صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے خدمتِ سرور  
برکت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر سلام کیا آپ نے جواب سلام  
نہایت مسرت دیا ہر کمال شفقت اپنے پہلو میں بیٹھنے کو ارشاد فرمایا۔  
جب وہ اپنا مدعا عرض کر کے اٹھ گیا تو حضور نے فرمایا کہ اے ابوبکر صدیق  
اس نیک بخت کی نیکیاں تمام عالم کی نیکیوں کے برابر ہر روز آسمان پر جاتی  
ہیں۔ اور یہ شخص تمہارا برابر کل اہل عالم کے اجر و ثواب پاتا ہے۔ حضرت  
ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سب اسکا دریافت کیا کہ یا مولا ابوبکر  
کی جان آپ پر قربان اسکا باعث ارشاد فرمایا جائے کہ میں ہی اس نعمتِ  
عظمیٰ و دولت کبریٰ سے مشرف ہوں ارشاد عالی ہوا کہ اے ابوبکر صدیق

یہ شخص ہر روز صبح دس بار اس درود شریف کو پڑھتا ہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی  
 مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ صَلَّیْ عَلَیْهِ مِنْ خَلْقِكَ وَصَلِّ عَلٰی  
 مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ کَمَا یَنْبَغِ لَنَا اِنْ نَصَلِّیْ عَلَیْهِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ  
 مُحَمَّدٍ کَمَا اَکْثَرُ النَّاسِ نَصَلِّیْ عَلَیْهِ اِنْ اَسَدٌ مَلَکَ یَصْلُوْنَ عَلٰی النَّبِیِّ بِاَیْمِ الذِّیْنِ  
 اَسْتَوٰ صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِیْمًا۔

اور یہی روایت ہے کہ پوچھی تفسیر اس آیت پاک کی اصحاب نے۔  
 حضور نے ارشاد فرمایا کہ بلاشبہ اسد تعالیٰ نے دوزخ سے مقرر کئے ہیں  
 پس جو شخص میرا ذکر و شکر درود پڑھتا ہے تو وہ فرشتے کہتے ہیں غفر اللہ  
 لک (یعنی بخشنے اسد بخگو) اور جو درود نہیں پڑھتا ہے تو وہ فرشتے کہتے ہیں  
 لا غفر لک (یعنی نہ بخشنے اسد بخگو) معاذ اللہ عنہما۔ غفر لک

کشتی دہلے ناخذ اصل علی محمدؐ	نوح نبی کے پیشواصل علی محمدؐ
ماہ و شو کے رلقا ایل و لو کے دلربا	روحی خداک مرجااصل علی محمدؐ
احمد اخذ کے راز کا میہ ہی پردہ دار تھا	آپ مین آپ تھا چیاصل علی محمدؐ
کرتی مین شور بلبلین نغمہ سرا مین قمر بان	دہوم چرمی ہے جا بجاصل علی محمدؐ

بیدم خستہ تن نے آج دیکھا چمن مین باجرا	
برگ کو گل نے دی صداصل علی محمدؐ	

جاننا چاہیے کہ فوائد درود شریف جید و بیشمار بلکہ خارج از حصار و انحصار

ہین مگر اس موقع پر مجباً طور پر کہ باعث ابتلع سلامت و سبب ترغیب و  
تحریریں خلف ہو یا ساینڈ صحیح بیان کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے لہذا ضرورتاً  
بیان کیا جاتا ہے کہ درود بھیجنا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر امتثال فرمان الہی  
سہ ہے کہ وہ تمام مومنین پر واجب ہے۔ کما قال اللہ تعالیٰ یا اَیُّهَا الَّذِینَ  
آمَنُوا صَلُّوا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِیْمًا۔

اور موافقت اللہ تعالیٰ اور ملائکہ سے ہے جیسا کہ صدر آیت سے اظہار ہے  
جو شخص ایک بار حضور پر نور پر درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ دس رحمتیں اپنی  
اوس پر نازل فرماتا ہے اور بند کئے جاتے ہیں دس درجے اور کئے  
اور ایک بار درود شریف پڑھنے والے کو دس نیکیاں میری ملتی ہیں  
اور دس بُرائیاں اوسکی نامہ اعمال سے محو کی جاتی ہیں اگر دعا درمیان درود  
شریف کے کی جاتی ہے تو موجب الدعوات اسی درود شریف کی برکت  
سے جو سرکار کے واسطے پڑتے ہیں دعا مقبول فرماتا ہے درود زکوٰۃ  
دلہا رت ذکر ہے درود بھیجنے والے کا۔ یہی درود شریف باعث بخت  
عقبیٰ اور موجب فلاح دنیا ہے جو شخص بروز جمعہ سو بار درود شریف پڑھ کر  
حضور پر نور کی ارواح کو بخشے تو اوسکے گذشتہ دنوں کے گناہ صغیرہ و اکبرہ  
اللہ بخالت فرماتا ہے روایت کہ کچھ فرشتے مقبول بارگاہِ یزدانی  
اس بات پر معین ہیں جسکو سیاحین بھی کہتے ہیں کہ وہ ہر شخص جو درود شریف

پڑھنے والا ہوا دس کا درود اور صلوٰۃ و سلام باین عنوان حضور سے عرض  
 کرتے ہیں کہ فلان بن فلان نے صلوٰۃ و سلام سرکار میں تذکر کیا ہے تو حضور  
 سید المرسلینؐ خاتم النبیینؐ کمال شفقت و رحمت قبول فرماتے ہیں اور  
 جواب سلام بھی ارشاد فرماتے ہیں بہا یو اگر اپنی قسمت پر ہزار جان سے شاد  
 ہو جاؤ تو بھی بدرجہا کم ہے۔ ذرا ارمان لگتی کہنا تمہارا یہ موندہ ہے کہ تمہارے سلام  
 ناچیز کی اوس سرکار میں رسائی ہوا اور وہ اپنے لب اعجاز نکا کو تکلیف جواب  
 دین اللہ کے شانِ رحمتہ اللعالیٰ نبی قربان ہو جاؤں کیا چو کہا سودا گہرا بیوپار ہے  
 کہ سبجان الہی ایک کے دس دس کے سو سو کے ہزار ہزار کے لاکھ لاکھ کے  
 کروڑ اس ہاتھ دے اوس ہاتھ لے۔ اور اوپر طرہ یہ ہے کہ سودا بتوسط جائے  
 اور مول انمول سرکار دولتدار کے کھنڈ خزانے سے ہاتھ آئے اور دست  
 بہت۔ کیا خوب سودا نقد ہے اس ہاتھ دے اوس ہاتھ لے۔ بار و خدا کا  
 واسطہ اس موقع کو ہاتھ سے ندینا جہان دینا مگر اس سبب گھڑی ساعت سعید کو  
 نجانے دینا۔ ضرور اون نازک ہاتھوں کو اوپر دراز ہو نیکا موقع دیکھو۔ اور انعام لینے  
 سے پہلے ہاتھوں کو آنکھوں سے لگا لینا بید اللہ فوق الید الیم کا انہیں ہاتھوں کی  
 طرہٗ ابشار ہے۔ انہیں کے قبضہ قدرت میں دولوں جہان میں انہیں کا دیا  
 سب پاتے ہیں۔ گیا وقت پہر ہاتھ آنا نہیں اور بے صاحب یہی موقع ہے  
 اس سے بہتر اور کو نسا وقت ہو گا کہ خوبی قسمت سے حاضر دربار ہو اور مولا



یہی تشریف فرما ہیں۔ یہ مالک کہ تم نہیں دیکھ سکتے ہو تو نہ ہی مگر یقین جانو کہ وہ  
تکوہ حقیقت دیکھ رہے ہیں والدہ کا پرواہی ایک خاص مصلحت کے ساتھ ہے

یہی بہتر ہے کہ وہ پردے میں رہو ورنہ بھی بر ملا منہ جو دکھا دے تو کسے ہوش رہی

اونہیں کے دیکھنے سے مطلب ہے سو دیکھ ہی رہے ہیں تم اپنا کام کرو سلام  
کرو آگاہ بجا لاؤ درود پڑھو۔

## غزل مولف

اسے شہنشاہِ نادار سلام	تمپہ محبوب کرو گار سلام
بیل باغِ سر دے تسلیم	گلِ نوزنگ و نو بھار سلام
تمپہ جید و بیشمار درود	لاکھ مہرے کر ہزار سلام
دوستو چپ نمو پڑ ہے جاؤ	ایک دو تین پانچ چار سلام
وہ بھی دن ہو کہ میں حضوری میں	جو ہوں کہ کہ کے بار بار سلام
اس طرف بھی نگاہِ لطیف حضور	کر رہے ہیں گناہگار سلام
کیجئے مقبول عرض کرتا ہے	سید ہم خستہ و ترزار سلام

الصلوة علی النبی والصلوة علی الرسول والصلوة علی النبی والصلوة علی النبی

مولفہ

میرے مٹنے تمپہ لاکھوں سلام جیسا خدا تمپہ لاکھوں سلام

عرسے کے وہابی ٹکڑے مچرے کر رہے  
شہد و سہرا تپہ لاکھوں سلام

## فضائل نبی صلی اللہ علیہ وسلم

میرے سوا تیرے فضائل و کمالات کسی قدر تھے کہ بیان کر کے اور کس کو جرات ہے کہ ایک غمہ بھی جیٹ کریر میں لائے کہ جب خالق و دو جان ہی تیرا راج ہو تو پھر کون مداحی کا دعویٰ کرے۔ حق تو یہ ہے کہ چوٹا منہ بڑی بات ہے۔ کمان میں گستاخکار۔ کمان تیری شانِ عظیم تو محبوب کر دگار۔ ساری خدائی کا تو ولی۔ مین محتاج فقیر بنیوا۔ از سر تا پا مدعا۔ تو شہنشاہ لاؤ بالی۔ بے پرواہ۔ انبیاء کرام و اولیاء عظام تیرے ممبرائی تیرے اونا سلامی۔ مین ذیلِ خیر ملاست کیش سینہ ریش رسوائے عالم تو باعثِ ایجا و خلق کون و مکان تیری روح میں قرآن ناطق تو زیب و زینت کا آئینہ مالک شش جہات۔ مین تنگ خدایق بین تفاوت رہ از کہاوتا بہ کجاست

یا صاحب البہال و باسید البشر  
سن و جبک النیر لقد نور القم  
لا نیکن الشناء کما کان حقہ  
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

حضور زیب و زینت عرش برین۔ مین اک اونا خاک نشین۔ کجا حضور کے مراتب اعلیٰ کجا میرا تم ناقص جتنا سجاد و سجدوگا حضور اس سے کہیں افضل و اعلیٰ ہیں۔

## غزل مولف

رسول اللہ بیشک لایق و صفتِ شائستہ ہو  
محمد مصطفیٰ و اللہ محبوبِ خدا تم ہو

<p>نصا سے فرخیں ہو زینت وہ عرش عظم  نگاہ ڈر شریعت کا نہیں کند دن کہ کیا تم ہو  سرا پاؤ یا شمس الضحیٰ بدالد بھٹے تم ہو  کہ شاید ناخدا سے کشی روز جزا تم ہو  ویا ہے درودہ اللہ نے جسکی روحا تم ہو  خیریتے نہیں دل یکے اپنے دربارا تم ہو  مری جان جلوہ فرماں کون ہی اور بیجا تم ہو  کہ جب حاجت دعا تم ہو مری شکل کشا تم ہو  کہ جب روز نازل سے شافع روز جزا تم ہو</p>	<p>بہار گلشن کو مین ہوا بریں سفا تم ہو  بس اب اسکے سوا کیا کہ سکون شان خدا تم  خدا نے جسم اللہ نور کو سانچے میں ڈالا ہو  لگا دیا کشتی پینگی گرواب عصیان میں  سیما ہی اگر آئین تو کب ہوگی شفا بمکو  حبیب اوں شک مگر تیری رسالی ہو تو کدینا  حرم کیا دیر کیا دل کیا زمین و آسمان کیسے  نکیو نکو حاجتیں بر آئین شکل حل شو کیو کر  تو پر کون غم کرے بہ امت عاصی قیامت کا</p>
---	--

دل بیدم پہ بدلی حسرت و حرمان کی چٹائی ہو  
گشا دو با محمد مصطفیٰ ابر سفا تم ہو +

## غزل دیگر از مولف

<p>جو ہن نقش میری دیو کوئی میری جی سے بونچے  کسے ڈھونڈتا ہوں گھر گھر کوئی میری جی سے بونچے  کیا کتنے مہکوش شد کوئی میری جی سے بونچے  جو گندہ رہی ہی مجھ کوئی میری جی سے بونچے</p>	<p>نہیں آکر غم پرور کوئی میری جی سے بونچے  کیا کتنے مہکوش شد کوئی میری جی سے بونچے  وہ ہی کون آئیندہ جسے ڈھونڈتا ہوں سہرا  چشمہ نشین خبر کیا کا اثر ہے کس نظر کا</p>
---	--

تسین بلوچہ کی اگرین کون اور کیا تھا ترے تاک ادا تھے ترے جہاد جھانے ہریانہ اور سکھ بکرمو نہ آسکے نہان پر وہری کشلی تھیں ہریانہ میں جو دلی پانگن تسین کیا خبر ہو سکی کہ شب وصل میں بھی لکھن کیا شہر میں تسین شہر ہارلی کے جو سنی جتنی ندیکھی وہ دکھارے تاشے	جو کئے تکیوں کئے پر کوئی سیری ہی ہو نہ جو کئے ہیں ملامت پر کوئی سیری ہی ہو نہ تجہ میرے پیارے دیر کوئی سیری ہی ہو نہ سے دل میں کر گئیں کہ کوئی سیری ہی ہو نہ رکے کیوں نہ دیدہ تر کوئی سیری ہی ہو نہ جو کئے ہیں ملامت پر کوئی سیری ہی ہو نہ ترے خیمے تعلقہ کوئی سیری ہی ہو نہ
---	---

کیا کئے جبکو میدم کہ بین پراگیا دم وہ ہے کونسا شکر کوئی سیری ہی ہو نہ
--

ان نلت یا ہجر الصبا لوما الی الخیر المم یا مٹ اعداء حسن و مشق پہ لاکھوں دھند	بلغ سلامتی رخصتہ فہم فی المحترم رخصتہ صبح صبح آٹھن پہ لاکھوں دھند
---	--

حدیث میرے قول ہے کہ فرمایا اسخرفت علی البدو علیہ وسلم نے آرا کا ایمان بلز لا محجۃ لہ یعنی نہیں ہے ایمان والا جبکو سیری محبت نہیں اور چہرہ کرار شاہ ذرا یا ہے کہ لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من نفسه وَمَا لَیْکُمْ وَالدَّوْخُ لَیْکُمْ وَالنَّارُ جَعِبَ لَیْکُمْ یعنی نہیں مومن کامل ہے تا مومن کے کوئی جب تک میں ہو کہ وہ کی ذات اور اس کے مال خدا کی اور اس کے مال باب اور سب کو یوں سے زیادہ عزیز مومن ثواب اس سے ثابت ہے کہ آپ ہی کا
---

محبت کا نام ایمان ہے۔ اور آپ ہی کی محبت والے کا نام ایماندار ہے ارے  
 یار و بیک کرشمہ دو کار چہری اور دو دو کا مضمون ہے کہ محبوب خدا سے لگاؤ  
 رکھنے کا نام ایمان ہے آپ کی محبت عین عشق الہی ہے۔ آپ کی زلف کا سودا خرید و سلسلہ  
 نامتناہی ہاتھ آگیا سارا کام بن جائیگا۔ کیسی جان کسا دل کیسا مال و متاع ہزاروں  
 ملن باپ کی شفقتیں حضور کی ایک اوتاسی ادنا رحمت پر اصدق ایک عارضی تعلقہ ہو  
 جاگیر جسے چاروں کی پابندی سے بھی کم کنا چاہے آپ پر نثار کرنے سے دولت  
 لا زوال و خزانہ برکات لو کیا گناہ ہے مگر یہ بھی ملحوظ خاطر رہے کہ وہ سرکار اس  
 تمہارے ہدیہ ناپزیر کی محتاج نہیں ہے اگر محتاج و سکیں اور آرزو مند ہو تو تم ۵

ہو ان اکسے نیازی ہر پیمان لاکھوں تمنائیں

وہ بے پروا سر اسرتم سراپا بد عاشر ہے

غور کرنے کا مقام ہے زمانہ انصاف کے دیکھو تو یہ تاکید محبت جو حضور رحمت اللعالمین  
 نے اپنے غلاموں سے فرمائی ہے والدیہ ہی خالی از رحمت و شفقت نہیں ہے  
 بجاوہ ایمان اور صراط المستقیم تباہ کر خیر باد ملو قانون سے نجات دلا دی ہے۔

## غزل

زہر سو سے بیا سو سے کد شومد شو

بروئے قبلہ رو سے خرم شو خرم شو

ولا فاکھ رہ کوئی کد شومد شو

بہر دم جہدہ جان سو یا بروی کد کن

تجربہ پیشہ گیر از قید و ظلم وارہاں نمودما	اسیر ملتہ موسے محمد شوشو محمد شوشو
باخلاق انہی منصف بودن اگر خواہی	سرا سیرت و خوی محمد شوشو محمد شوشو
نیاراند دولت گر مہر عنان خدا باشد	خدا سے شان دلجو محمد شوشو محمد شوشو

اور یہی اتوال مستبرو سے ثابت ہو چکا ہے کہ ابھی محبت واسلے آپ کے ہمراہ بہن  
و اماں ہر ذقیات ہی خوش خوش ہونگے۔ اور حضور ہی کے ہمراہ جنت میں داخل  
ہونگے اسے صاحب مقام شرم ہے کہ اس کا پرواہ سرکار کو تو تھا لا استدر خیال اور  
تم اسکی طرف سے ایسے غافل کہ الا مان العیظ۔

نے حاضر شام نے سحر گاہ	ہستم تک حرام در گاہ
<p>اللہم نور قلبی و قلوب الطالبین الصادقین بنور معرفتک و احقر قلبی و قلوب العاشقین بنار عشقتک و عشق حبیبک صلی اللہ علیہ و سلم و ائما ابداء۔ خداوند اصدقہ اپنے پیارے حبیب کا تصدیق اور سکریاروں اور اس کے یاروں کا جملہ برادران دینی کو اپنے حبیب اپنے محبوب و مرغوب حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت عطا کار و خاتمہ باخیر سات ارمان و دین پسندیدہ اپنے کے کیجئے۔ آمین بارب العالمین۔</p>	

غزل از مولف	
تدشق کیجئے اپنا نہایت یا رسول اللہ	دوتا غیبت کی مجھ کو محبت یا رسول اللہ
شکستہ ہی پھرون کیا راہ عرفان میں مرزوں	بتا دیجئے مجھے راہ حقیقت یا رسول اللہ



خدا نے غیب کے آسان کرینے تکلیفیں اچھکی	پکا ایو کوئی وقت مصیبت یا رسول اللہ
وہ دن صد کھلائے تنہا ہر کج بلکوں سے	میں خوش ہو ہو کج جاڑوں گردِ جنت یا رسول اللہ
ازل میں جنت الصالحین یا یا لقب تھے	تسین ہو شائع روزِ قیامت یا رسول اللہ
تصویریں بھی اب جایا نہیں جاتا میری	بڑی ہے ابواسد جہ نقابت یا رسول اللہ
سیما کے سیما اب سیما کی گروا کر۔	کہ سیدم ہو گیا یہاں فرقت یا رسول اللہ

الصلوة علی النبی والسلام علی الرسول + النبی الابطحی الحمد لله

صدرا یون کن فکان تسلیم	سندارا کے مکان تسلیم
باعث خلق دو جہان تسلیم +	خاتم جملہ مرسلان تسلیم
زوریا موج گوناگون برآمد	زیچونی رنگ چوں برآمد
انین دریا بزم امواج ہر دم	ہزاران گوہر مکنون برآمد
چو یا آمد ز خلوت خانہ بیرون	ہمان نقش درون بیرون برآمد
اگر انسان نکروے آشکارا	کلام کنت کنزاً چون برآمد

چو شعر مغربی در ہر لباس سے  
بقایت دلبر کے سوز و نوب برآید

بیان پیدائش نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم

موقیان اخبار قدیم و مخران دفتر فیض عیم شاخ تلم کو بوستان بیان میں یون گفتار

فرماتے ہیں کہ پہلا لفظ قلم قدرت کے جو صفحہ فطرت پر مرتب ہوا۔ وہ نور کامل بالسرور  
 باعث تخلیق موجودات حضرت سرور کائنات جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ  
 علیہ السلام تھا۔ انشا کا تمنا تھا لہذا اس کے ضمن میں حضور پر نور نے ارشاد فرمایا ہے۔  
 اول ما خلق الله نوراً وخلق كل شيء من نوراً یعنی پہلے سب سے اللہ جل شانہ نے  
 پیدا کیا نور میرا۔ اور تمام عالم کو میرے نور سے پیدا کیا۔ چنانچہ جبکہ نور پر سرور حضور  
 عالم پناہ عرش پایگاہ شہنشاہ بے پردہ کا منہ ظہور پر آیا۔ تو عالم وجود میں عدم کے  
 سونے ہوئے مفتون کو جگایا۔ اور نشان قدرت تدبیر نے بسا ماست پہچانا  
 شروع کیا۔ اور ایک مدت تک وہ نور عرصہ گاہ عالم غیب و پردہ اسرار کثرت کثرت  
 مختلفین صورت سیر خود بینی اور خود آرائی رہا۔ جب کامل ادارہ سب کائنات کا  
 بایجاد اصول ممکنات ہوا۔ اور اہلکار حسن ملازمال و ہمیشال منظور ہوا تو اسی نور  
 فیض گنجور سے ایک جوہر لطیف ہرید کیا اور منظور نظر بنا کر آپ تماشا آپ تماشا بنایا۔ اپنی  
 دید پناہ جمال آپ جنس آپ خریدار۔ یا من بالکمال رعنائی کو خود تماشا و خود تماشا بنایا۔  
 جب ایک عرصہ تک اس صورت میں بسر کی تو صانع بالکمال و خلاق ہمیشال نے  
 اسی نور کامل بالسرور کے دس حصہ کئے۔ پہلے حصہ سے عرش و دوسرے  
 اے بوج تیرے سے قلم چٹھے سے ماہتاب۔ پانچویں سے آفتاب چٹھے  
 سے بنشت ساتویں سے دن آٹھویں سے ملائکہ نوین سے کرسی۔ دسویں  
 حصے سے رجب شریف و لطیف محمدی کو بنایا اور منظور قلم و اکمل قرار دیکر نور اولیٰ الاملا

خلفت الافلاک کے خلعت خاص سے سرفراز فرما کر عین عرش اعلیٰ پر  
چار ہزار برس تسبیح و تہلیل میں مصروف رکھا۔ ۵

چون عکس رخ دوست دآئینہ عیان شد	برعکس رخ خویش نگارم نگران شد
چون غزم تماشا سے جہان کو ز خلوت	آمد تماشا سے جہان عین جہان شد
ہر نقش کرا و خواست بر آن نقش برآید	پوشیدہ بہان نقش بیان نقش عیان شد
بر کثرت خود گشت از دو وحدت خود وید	ہم عین ہمین آمد وہم عین عیان شد
اے مغربی بآئین مار کہ بے نام و نشان	از پردہ برون آمد و با نام و نشان شد

پھر حضرت جبریلؑ کو بمقام نخل الزمان کے حکم ہو کہ قدرے خاک سلو  
نرخ سے کہ جہان اب مزار پرانوار اس آفتاب نبوت ماہ سپہ رسالت کے ہے  
جا کر لادین۔ ۵

از چوب نظارہ دانگیہ	گشت مطلق بدام قید اسیر
از اتفاقا سے حب جلوه گری +	آمد اندر حصار شیشہ پری

پھر حسب الحکم الحاکمین روح الامین زمین پر آئے۔ اور پارہ خاک طلب کیا۔  
زمین نے جس وقت نام نامی اور اسم گرامی سرکار کا سنا فوراً فرما شوق سے شق  
ہو گئی اور خاک سپید شل کا نور اس سے ظاہر ہوئی۔ حضرت جبریل علیہ السلام  
ایک نشست فناک بہار تعلیم و تکریم اس مقام سے اٹھا کر آئے۔ پہر اوس فناک  
پاک کو مشک نوز غفران اور سلسبیل اور بابوسین و شراب تسنیم و کافور بشتی سے

تیسرے کے مادہ وجود یا جو حضرت سلطان دو جہان نبی آخر الزمان حبیب الرحمن  
جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتب کیا۔ پھر اس کو ہر درج  
احدیت اخراج نبوت کو اہل باقی سموات و اطراف بہشت و احسان ملائکہ میں  
گرد و گرد و پر کر خروہ سہایا۔ ہذا طیفہ حبیب رب العالمین مشہور فی الاولین و  
مذکور فی الآخرین صلی اللہ علیہ وسلم اہل دو مائے وجود محمدی صلی اللہ علیہ وسلم بصورت  
ایک تبدیل کے چند مدت خلقت کا لہ آدم تک سابق عرش مطہ سے معلق رہا  
جبوقت وہ نور پر سرور مطلع انوار قدسید سے شل ہو کب دہری کے درخشان ہوا  
پھر اس گنج توحید کی واسطے محل مطلوب ہوا۔ بعد ترتیب و ترکیب کا لہ خاکی  
حضرت آدم علیہ السلام بعد اسے انا عرفنا الالهة علی السموات والارض والجبال  
کے ممالک ملکوت میں ندا ہوئی کہ جو کوئی قابلیت قبولیت کی رکھتا ہو تو ضرور  
اس کو ہر دریا سے توحید کی خریداری کرے ۷

یار ماہر ساعتی آید بہانار و گر	ناشود حسن و جہانش را خریدار و گر
کسوت دیگر پوشد جلوہ دیگر و ہد	منظر دیگر شاید بہر اظہار و گر ۸

کسی نے اپنے آپ کو اس کی خریداری کے قابل نہ سمجھا۔ بالآخر مصلحت سرفرازی  
تسلیم نہ ہوئی تا امت زریبا سے آدم علیہ السلام پر قطع ہوا اور لایق قبولیت نہ  
ہوئی ہی نہیں گئے۔ لہذا بصدائق و حیلہ الانسان وہ دولت غنمی اور  
نعت کبر بے جہم ہاکی انسان کو عنایت ہوئی۔ ۹



کسین خیر و شکرین بود بشکر کسین را بر کسین دلبر  
کسین آب اپنا کسین بنا کسین آب اپنا گمانی  
کسین رب دنیا کی دی صد کسین لہن ترانی ستا  
جو نہان ہوا تو نہان ہوا جو عیان ہوا تو عیان  
کہ مریض و مرض و صبح بن وہ ہو چادر ساز و درہ بن  
کسین دل بنا کسین دل بنا کسین دل بنا کسین دل بنا

کسین بکے ورثہ چنبتن بنا آپ بیدم خستہ تن

کسین بندہ بیدم بنا کسین خاکی دو جہان ہوا

مورخان صادق الانجیل سے مروی ہے کہ جب وقت آدم علیہ السلام کو تاج اتھارانی  
جاء علی فی الارض خلیفہ کا عنایت ہوا تو نظر جانب صدایوان عرش اعلیٰ پڑی  
و یکما کہ بظاہر کہ طیبہ لا الہ الا اللہ مُحَمَّدٌ الرَّسُولُ اللہ تحریر ہے حیرت ہونے  
تسمیہ رکھ جناب باری من عرض کی کہ اسے اللہ یہ کون ایسا عاقل مقام ہے کہ جبکا  
نام نامی تسمیہ عرش برابر تسمیہ کے اسم اعظم کے کندہ ہے حکم آیا کہ  
اسے آؤ تم یہ اوی ہمارے پیارے محبوب کا نام ہے کہ جو سب تخلیق و عظمت  
تمہاری اور نامی عرش و فرش اور ہر شے ہزار عالم کا ہے اگر کو پیدا نہ کرتا تو کبھی بھی نہ بنا  
اگر اسی آفتاب برج ہدایت کا طلوع نہ ہوتا تو جگ میں اندھیا رہتا اسے آؤ تم  
خاتم المرسلین میرے برگزیدہ میرا پسر اور فرزند عالی نسب والا حسب تیرا ہے جب وقت کہ  
یہ خردہ روح ازلا حضرت آدم علیہ السلام نے سنا فرط است سے الحمد للہ الحمد للہ  
کا نعرہ گایا من بعد جناب باری سے حضرت آدم علیہ السلام کہ واسطے بود و پاش کے  
جنت عطا فرما لے گئی ہاؤراؤ کے دل میں بوجہ چند مصلحت خاص انیس و ہدم طلب



کر نیکی خواہش پیدا کی گئی۔ چونکہ بصدائق فعل الحکم لایمکن من الحکمہ کوئی فعل حکیم  
 مطلق کا خالی حکمت سے نہیں ہوتا پس وہ خواہش ہی اونکی پوری کی اور  
 اس طرح کہ انہیں کی بائین پسلی سے حوا کو پیدا کیا جب آدم علیہ السلام نے حضرت  
 حوا کو دیکھا تو اپنا ہاتھ لپیٹا اے الا نسا حریص علی ما عنہم حضرت حوا کی  
 بجانب بڑیا تو غیب سے آواز آئی کہ اے آدم جیہ تک مہر ادا نہ کرو ہاتھ  
 نہ لگا نا حضرت آدم نے دریافت کیا کہ مہر کا کیا ہے ارشاد ہوا کہ حضرت سرور  
 کائنات مغفور موجودات احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجو  
 اور تمہوں نے بہتر خوبی و خوش اسلوبی شہر و نکاح ادا کی زینت گواہ ہوئے  
 نکاح باندہ گیا مارج النبوت سے منقول ہے کہ جب حضرت باری تعالیٰ کی بھرگاہ  
 سے اس قدر آدم علیہ السلام کی قبولیت کا اظہار ہونے لگا تو ابلیس کی آتش حسرت  
 اور زیادہ بڑھ کر اوسنے ایک وسوسہ آدم علیہ السلام کے دل میں ڈالکرے گل کھلایا  
 کہ جس شجر کے نزدیک جائیگا بھی حکم نہ تھا اور نہیں کھلو اگر مستوب کر یا جس کا یہ نتیجہ ہوا کہ  
 زمین پر اوتارے گئے مگر سبھی شر مند ہو جائیں خدا ہو جسکے پیسے میں گواہ  
 نقہ کے برپا کرنے میں ہی خود بدولت ہی کی ایک خاص مصلحت تھی ورنہ شیطان  
 کی کیا مجال تھی نفوذ باذلہ من ذلک۔ بلاخر حضرت آدم علیہ السلام نے  
 وسیلہ حضور رحمة للعالمین کا سفارش میں پیش کیا تو انقصیر معان ہو گئی پھر  
 خوش خوش زمین پر رہنے لگے اور اولاد ہونا بھی شروع ہوئی پھر ہر ایک لڑکا

ایک لڑکی پیدا ہونے لگی مگر حضرت خثیث علیہ السلام یعنی دادا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اکیلے پیدا ہوئے نکتہ یہ تھا کہ نور محمدی درمیان اپنے اور غیر کی مشترک نمود کیونچہ خثیث الہی نے انہی ہی شرکت گوارانہ کی رہا شک کہ جب پیدا ہوئے تو سایہ بھی نہ تھا لہج ہی ہوں اور برودہ کے چکنے چکنے پات ہوتے ہیں۔  
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَعْدِنَا مُحَمَّدٍ وَالْكَرَّمَ وَالْإِلَهِ وَسَلِّمْ  
 مولدین جوزی سے بقول ہے کہ ایک دن جبریل علیہ السلام ایک جماعت فرشتوں کی اپنے ساتھ لیکر سطر زمین پر نازل ہوئے اور فرمایا کہ اے آدم اللہ تعالیٰ نے لڑکی کو سلام فرمایا ہے اور ارشاد فرمایا ہے کہ چاہئے تم کو سپرد کرنا نور محمدی کو اور عام پاک اور صلاب طاہرہ میں اور اپنے نرند حضرت خثیث سے بھی عہد لیجئے اور ان فرشتوں کو جو مقرب بارگاہ ہما سے ہیں اس عہد نامہ پر گواہ کرو چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام نے حسب نشانہ ب العزت عہد لیا اور ملا کہ کو گواہ کیا اور اس طرح آدم علیہ السلام نے اپنے نرند و لبند خثیث کو وصیت فرما کر رکھے اس نور پاک کو اور عام طیب و طاہرہ میں اور اس طرح حضرت خثیث علیہ السلام نے اپنے بیٹے افوش کو۔ پھر وہ نور پاک اس طرح صلاب طیبہ اور عام طاہرہ میں منتقل ہوتا ہوا حضرت عبداللہ حضور کے والد ماجد تک آپہونچا۔

### غزل مولف

ہر ایک گل میں بسی ہزار عشرت اور کتنا

خبر آمد کی سکر باغ عین نعل چکنا ہے

<p>عرب میں آج وہ نور خدا اگر چمکتا ہے          کہ نور شیدائوں جکے پر تو سے چمکتا ہے          کلیجہ نکلا آتا ہے دل منہ طرہ پر نکلتا ہے          بیوہ حیان آئی ہے بچا بیدم سسکتا ہے          گلاب اور عطر فروان آکے کاغذ پر چمکتا ہے          والسلام علی سید الانبیا          درویشیا پر صلوٰۃ و سلام</p>	<p>ہزاروں سال پہلے سخی خیر تھی چمکے آمد کی          خدا نے خود بنایا ہے جو ایسا نور پایا ہے          کیسے عشق کی گرمی یہ چمائی تلب پر ہے          کمان ہو اوسیمائے خبر تو اپنے کشتے کی          نکسا کرتا ہوں بیدم جس ورق پر نام خیر کا          الصلوٰۃ علی احمد المجدی          احمد مجتبیٰ پر صلوٰۃ اور سلام</p>
--	---

گرہ کشایان سلسلہ سخن و نازہ کنندگان فسانہ کنس مہر ان زگیں تحریر و موز خان  
 موزون تقریر نے اشب جندہ قلم کو میدان قرطاس پر بکمر شمع و سحر سازی یوں گرم  
 عمان و جولان کیا ہے کہ حضرت عبد اللہ کی والدہ ماجدہ فاطمہ و سب کے گھر  
 تشریف لیگتیں اور بی بی آمنہ کا جمال بالکمال دیکھا کاؤ کی پیشانی میں نور خف و جلوہ  
 گر ہے تو عبد المطلب سے گریبان کیا گونگی ہوئی جاتی ہے زبان میری کیسے تشریف  
 کرتی بی بی آمنہ کی۔ پس اوسیدن غفرین سے قول قرار طے ہوئے اور نکاح  
 حضرت عبد اللہ کا بی بی آمنہ سے باندھا گیا۔ بعد نکاح حضرت عبد اللہ نے تین دن  
 بی بی آمنہ کے پاس قیام کیا انہیں راتوں میں سے ایک مبارک رات یعنی  
 شب جمعہ ماہ جمادی الثانی کو وہ نور حضرت عبد اللہ سے منتقل ہو کر بی بی آمنہ کو  
 تقویٰ ہوا جس رات میں حضرت آمنہ خاتون حاملہ ہوئیں کئی سو غور تین سوز شک

نے جل کر جان سے گزر گئیں۔ ایک مدت سے اہل عرب بسبب خشک  
 سال کے تھپے پریشان حال تھے۔ آپکی برکت سے سب نہال  
 ہو گئے۔ یعنی بارش رحمت ہوئی سامان مسرت نمودار ہوئے۔ زمین پر  
 جا بجا ترش سبز و پیا دخت خشک ہوئے پھلے۔ جنگل ہرے ہرے  
 نظر آنے لگے۔ جا بجا سرین جاری ہو گئیں۔ اہل عرب نے اس سال کا نام  
 مبارک سنۃ الفتح والافتاح رکھا۔ کسریٰ کا محل شق ہو گیا۔ آتش  
 فاس جو ہزار برس سے سرگرم تھی ٹنڈی پڑ گئی گاہنوں کا منہ فق ہو گیا۔ ابلیس  
 لعین بھاڑوں میں چپ چپ کر رونے لگا۔ بت ہے کنفت منہ کے بل  
 گر پڑے۔ کبے نے جو دم کر سجدہ شکر کیا کہ اللہ نے مجھے بتوں کی نجات  
 سے پاک کر دیا اللہ کی ارات مخزن برکات تھی کہ تمام زمین و آسمان منور  
 ہو گئے۔ سیارے فرط مسرت سے روشن نظر آنے لگے۔ رضوان مارے  
 خوشی کے پہلوانہ سماتا تھا حوران جنان نے زچہ گیربان گانا زمین پر آ کر شروع کمن  
 ملائکہ معذرت پہنچ و تہلیل ہوئے۔ غلمان محو تباہی سے رب جلیل تھے۔ زہرہ  
 بشتری شغول حمد سرے معبود ہوئے دن آچے تاریخین مسود گہر بان نیک  
 ہو میں بستان حسن شوق میں ناپ ہی آپ چہانے گئے۔ جنات میں خللہ شادابی  
 کا چڑا انسانوں میں مبارک سلامت کی درہم پڑی۔ شعبہ کو دعویٰ خوش بیانی ہوا  
 طویلین ہنرے تباہی سے سبز و سمانہ پیراہن بد لکھ نعرہ سرا کے کرنا شروع کی۔ نغمات

الفت کے تھوہن امین چرچا نوشا نوش کا ہوا۔ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ  
 کا شور ہوا۔ وَادْفُوضْ أَمْرِي إِلَى اللَّهِ کا زور ہوا۔ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ  
 اَلْاَكْبَرُ مِنَ الظَّالِمِينَ ہر شرک کے زبان زد تھا سبحان الذی اسری بعبدہ  
 وظیفہ ہر غور و کلان کا تھا۔ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ سَوْسَنَ كَلِمَہٗ دُرِّ زَبَانِ تھا  
 بِسْمِ اللَّهِ جھریا و سہا پھیلیاں کئے لگین۔ پانی میں طوفان مسرت پیدا ہوا  
 جہن جہن میں شادی ہوئی۔ رشتہ دشت میں آبادی ہوئے۔ جدہ ہر دیکھے ہل  
 چل۔ آشیانوں میں طایرانِ خوش الحان بجان ربی الا علیٰ یُڑھئے لگے۔ غزالان  
 طناز نے غوثی میں گمن ہو ہو کر خست لگانا شروع کیا۔ مغرب و شرق کے طیور و  
 وحوش باہم بشارت دینے لگے کہ اب زمانہ ظہور خیر البشر ابو القاسم محمد رسول اللہ  
 ابن عبد اللہ کا قریب ہے۔

## بہار

گلشنِ دہر میں ہر سمت مسلمان بہار سدا ستادہ ہے بزمِ خدمت دربانِ بہار آج تمھیں نصیبِ عینِ عام ہے فیضانِ بہار زیورِ گل سے مرصع ہیں عروسیانِ بہار آئینِ جب گلشنِ ہستی میں دلِ زوہبانِ بہار ملکِ بلغ جہانِ خبر بردار سلطانِ بہار	نہ رہے دورِ خزانِ آج ہے اعلانِ بہار بہا بہا نگرشِ شمس ہے نگہبانِ بہار جسطرتِ دیکھو نمودار ہے اک شانِ بہار سارے کونین کا نوشاہ ہے مہمانِ بہار کیون رہے دورِ خزانِ کیون زوہبانِ بہار یعنی صوبہِ نعلِ ہدایت کل شمعِ سبیل
--	--

خود ہر گل کا ستار ہے نسیم بھری	لوہدارک ہو کر آج آٹھ مہین سلطان علی
لشکر کہارت میں ہوئی دودھ خان	بارک اسٹاکسٹن میں ہے سلطان بیا
بیل اور کھٹکین قمری و چھوٹی تظار	من مافدی میں ہوتا ہے غز خوں بہار
اترے شہزادہ سیلا سے تروسن کے کا	دیکھ نرگس وہ چلے سر و خلاماں بہار
تھر محبوب امی کے لئے ماضی میں	ڈھیان پھون کی لے لیکے شہلاں بیا
بارغ فوجان میں ہو کر غنچہ کے لب پر لگا	ظاہر سدا رہی ہے آج تھانواں بہار

کیون نہ تازان ہوں کہ بیدم مجھ سولا لگا  
لوٹے نغمہ سرازیل بستان بہار

تجلی تولد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جناب عبداللہ بنی آپ کے پذیر گوشت کو سفر  
آخرت پیش آیا۔ اور حضور کو طعن تہی اتسار حضرت آشکا تول ہے کہ میں  
راشدا یام حل میں خدائے کالیف سے برا۔ اور تبدل ذلیقہ اور تغیر لون اور خدمت  
اصفا ذخیرہ سے قطعاً سراز ہی۔ الغرض۔ اہدیت میعاد حل آشکا وضع حل  
اشکار ہوئی۔ جب در و اول شمع ہو تو ایک آواز ہشت ناک میرے کان میں آیا  
کہ جسکے سننے سے ہمہ غرت طاری ہو۔ فوراً ایک مرغ سپید ظاہر ہوا۔ اور سننے پہ  
باز و میرے سینہ پر ہے کہ وہ آواز مجھے درد ہوا اور مغرب و شفق کا حال پیش نظر ہوا۔  
دوسری بات میں علم سبز یک خرق یک بام کبیرہ نصب دیکھا۔ اور ایک چادر لونی  
کہ جو زمین جتنا ملن تک ملن تھی حلقہ دیکھی اور کچھ مودوں کی جھیل بھی سائی لگا

جب سامنے نظر آئے تو اونکے ہاتھوں میں طشت زردین - اور سلاچی تقری  
 ویکسی تیسری بار میں جب مجھے اپنی تنہائی کا خیال داغیگزہا تو دھاکیا سے  
 ہاتھ اٹھایا کہ خداوند اس وقت عبادت کی اڑکیاں ہی میرے پاس نہیں کہ  
 جو میرے درد کی شریک ہوئیں - ابھی دعا سے فلاح ہی ہوئی تھی کہ کیا ایک نام  
 گہر پر غور نوں سے معمور ہو گیا اُن میں سے تین بلی بیان باغز زکراست و کہیں  
 اونکے دیکھنے سے مجھے نہایت حیرت ہوئی شجب ہو کر ایسا کچھ کہنی لگی -

### غزل از مولف

چھاؤں میں تار و تکی کون ای ہمارے گہرین	نور ہی نور جو پیلا دیا سارے گہرین
بار ہے مجھ پر عنایت کا تری مولد پاک	تیری برکت نے بڑی سخت اوتارے گہرین
باعث برکت میلاد محمد ہے کہ آج	ٹوٹے پڑے ہیں فلک جو ستارے گہرین
جنگے گہر مفضل میلاد ہے ہر مومن سے	منتہین کرتے ہیں آج آؤ ہمارے گہرین
تیرہ بختی سے پریشان ہوں ایدان کم کون	برائے گیسوے محمد ہے ہمارے گہرین

خاندان میں جو عشق نبوی ہے بیدم  
 اب وہ کیا شے ہو نہیں ہے جو نہاری گہرین

پہرے اُن سے استفسار کیا کہ تم کون ہو - او تمہارا نام کیا ہے - جواہر دیا کہ  
 اسے آتش تم خون نگر و - اللہ تعالیٰ نے تمہاری خدمت کی تو اسے ہر کو جوش کے  
 یہی ہے - اور خور و ولادت با سعادت خزند سنا - نے آسے ہیں ۔

## ایات

نکست بہار آمد سا غریب در کھت	خروہ مئی پرستان دیر سے فروش آمد
ہر کہ دید خندانش در تباہے گلگون گفت	سرو گل فروش آمد شمع شعلہ پوش آمد

اسی اشتاء میں ناگاہ ایک زرخستہ شکل انسان خوبصورت فوجوان ہاتھ میں  
 شربت کا پیالہ لائے ہوئے نمودار ہوا اور میری جانب اشارہ کر کے بولا کہ  
 اشیر بی یا آئینہ اشیر بی یا آئینہ یعنی پیالہ تو شہد سے زیادہ میٹھا اور لذیذ پایا  
 اسے طرح دوسری و تیسری بار اس جوان کے مبالغہ و اصرار سے کہا کہ اسے آئینہ  
 خوب سیر ہو کر پو۔ آپ فرمائی ہوں کہ میں نے غریب آسودہ ہو کر پایا۔ بعد اسکے وہ جوان اپنی تان  
 ہاتھ میرے شکم پر سج کر کر یوں گویا ہوا۔ کہ اظہر یا سید المرسلین اظہر یا  
 خاتم النبیین اظہر یا رحمۃ اللعالمین اظہر یا شفیع اللذنبین علیہ السلام  
 اظہر یا محمد ابن عبد اللہ۔ پس بیاض صبح نے سبق و انقبض غلغلان شب  
 خلافت کو سن کر بیدار کیا۔ ماہتاب سورہ الحمد پڑھا ہوا روپوش ہوا۔ آفتاب  
 در و قتل ہوا السادہ کرتا ہوا خاندان بردوش غزم حاضری میں کمر بستہ ہوئے کو تھا۔ کہ وہ  
 سید کوئین سلطان دارین محبوب رب المشرقین و رب المغربین جدا بحسن و احسن  
 موفقتار مومنے الثقلین جو القاسم محمد ابن عبد اللہ نے مبارک فصل ربیع الاول شریف  
 کی بارہویں تاریخ پیر کے دن وقت صبح صادق بہ ہزار جاہ و نبال و شان و شوکت



سے اس دولت سزا سے اقبال میں ظہور فرمایا۔

آداب کی ہدایت میں آ رہی ہیں غیب کے ہدایت

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَشَفِّعْنَا وَبَيِّنْنَا وَحَبِّبْنَا وَصَلِّ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ وَآلِهِ وَتَحْصِيهِ

وَلَوْلِيَّاهُ أَهْلَهُ أَتَمِّعِينِ اِسے مافرمین نرم قدم مقام ادب کے ادب کے کام

یہود و نون جہان کے سلطان کی سواری آپ بونہی تعلیم و تکریم کے جان اونہی قربان

کر دینے کا موقع ہے۔ موتا جو دامن بڑاؤ۔ قیصر و جویان اپنی بہاؤ۔ ان دانا

سیر کرتے ہیں جو انگوٹھے پاؤ گے۔ مگر با ادب با نصیب بے ادب بے نصیب

موقفہ

پوٹے وہ آنکھ کہ جو موقوفہ نہ ہے

اسے تشریف مرے فرمایا بیدم

سردہ کٹا ہوا ہے جو تسلیم کرے اور نہ جکے

کون ایسا ہے کہ تعلیم کو اونکے نہ اڑھو

چلی ایتلا کے پھر باو بھارشی

اڑھو سرکار کی آئی سواری

دھوم ہے ہر جا محکمہ مستطاف پیدا ہوئی

واہ کیا اصلی عالی اصلی علی پیدا ہوئے

جنگ سر تاج لوہا کا ہے مومنو

بولے پختہ جیل سفت کبیر پر لیکر علم

ہے لقب یسین و ملا جن شہر و بجاہ کا

آج سلطان رسل ختم الہدی پیدا ہوئے

وہ نبی جنکے سبب ارض و سما پیدا ہوئے

وہ ظہور جلوہ شان خدا پیدا ہوئے

لو بہارک ہو کہ محبوب خدا پیدا ہوئے

وہ منزل اور مدثر سہیل مجتبیٰ پیدا ہوئے

جنگے نور پاک کے غر شہ ہویہ ماہتاب	آج وہ شمس الفصلی بدر اللہ علی پیدا ہو سکے
خون معیان کہہ نہ کہہ شکر ہر پیم کہ آج	شائع رزق جزا خیر الوری پیدا ہو سکے

عبدالحمید کہ اوس بادشاہ زبجاہ خسرو عالم پناہ نے اتلیم عالم میں تحت رسالت کو زینت بخشی کہ جبکی قد و قیامت لزوم نے غارستان کفر کو گلشن اسلام بنایا۔  
از ماہی تا ماہ از کوہ تا کاہ آواز و تسنیت فرش سے تا عرش اور نوحہ صلوٰۃ و سلام سحر سے بلند ہوا۔

## سلام

یا نبی سلام علیک	یا رسول سلام علیک	یا حبیب سلام علیک	صلوٰۃ اللہ علیک
یا محمد یا فہد	یا صوید یا صجد	آپ میں مقبول ازوہ آپکا شید ہے سرور	
یا نبی سلام علیک	یا رسول سلام علیک	یا حبیب سلام علیک	صلوٰۃ اللہ علیک
تم شفیع روز محشر	تم قسیم عرش کوثر	تم حبیب باب اکبر	تم ہو مہر فرہ پرور
یا نبی سلام علیک			
تم شفیع عاصیان ہو	تم انیس بیدلان ہو	ماحت روح روان ہو	مونس بیچارگان ہو
یا نبی سلام علیک			
شاق ہے دل پر جدائی	دیکھئے کب ہو رائی	مقتدر ہے سب خدائی	کیجئے جلوہ نمائی
یا نبی سلام علیک			
تو نہ دیکھے دلبر باز ہو	ماہ زوہ ہو وہ لقا ہو	منظر ذات خدا ہو	کیا کہے پیم کہ کیا ہو
یا نبی سلام علیک	یا رسول سلام علیک	یا حبیب سلام علیک	صلوٰۃ اللہ علیک

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ بِعَدَدِ حُسْنِهِ وَجَمَالِهِ

تشریف جب جان میں لائی حبیب رب	جو زرم گاہ تھی وہ بنی منزل طرب
اقبال و جاہ پڑے کے پکاری لوب ادب	چلایا ہو گئے تشریف و بارہ خطرب
روحی فداک ایضاً بطعی لقب	آشوب ترک شور عجم فتنہ عرب
پھر آج ساقیا تری ستون کو چوش ہے	لا اقصو کا شور ہے اند نو شانوش ہے
پیر ننگ بھی آج لاگیر لوش ہے	مدحت کری تو کون کرے کس کو ہوش ہے
روحی فداک ایضاً بطعی لقب	آشوب ترک شور عجم فتنہ عرب
کے سداوی ترے سناں جہوم کر	بیہوش ہو گئے ترے دیوانے جہوم کر
قلقل کی ست بڑھتے ہیں بیچارے جہوم کر	گاتے ہیں تاکے جوش میں ستاں جہوم کر
روحی فداک ایضاً بطعی لقب	آشوب ترک شور عجم فتنہ عرب
لہو میرا ڈوبتا بیڑا او بھارے	بگڑے ہوئے کو میری خدارا ستوارے
جو کچھ ہے میرے پاس سرنگسارے	کڑا ہون پانا ندر دل بیقرارے
روحی فداک ایضاً بطعی لقب	آشوب ترک شور عجم فتنہ عرب
سرکار اپنے طیب و طاہر کا واسطہ	شیر اور حضرت شہبر کا واسطہ
اکبر کا واسطہ علی اصغر کا واسطہ	کیجئے کرم حضور کو حیدر کا واسطہ
روحی فداک ایضاً بطعی لقب	آشوب ترک شور عجم فتنہ عرب
تفتہ دلون کو دل بس در حمان دیکھنا	مین دیکھنے پہ آپ کی تیریاں دیکھنا

اپنے گدا کو اسے میرے سلطان دیکھتا	ان پہلے اسی طرح سے میری جان دیکھتا
روحی ندادک ایضاً بطمی لقب	آشوب ترک شور عجم فتنہ عرب
اسے مہر وادہ شرب و بطمی ابیا بیا	یسین سیا نزل و تدا ابیا بیا
حیران کن شتاب دل آریا بیا	اسے جان بسو کے بید ختم بیا بیا
روحی ندادک ایضاً بطمی لقب	آشوب ترک شور عجم فتنہ عرب
<p>بعد درود اوس شہنشاہ دو عالم انتخابی آدم رسول مکرم حبیب معظم علیہ السلام کے جو عجائبات اور غرائبات حاضرین کی نظر سے گزرے وہ سنئے اور انوکھے ہی گزرے کہ نہ کسی کے کبھی اوست و لاوت گزرے مین نہ گزریں گے یہ آپ ہی پر مخصوص تھے اور آپ کی بالیدگی کا یہ حال تھا کہ ایک دن مین چشم بد و اسقہ بڑھتے تھے کہ اور لڑکے ایک مینے مین اور ایک ماہ مین ایک سال سے زیادہ چنانچہ دوسرے مینے مین ہاتھوں کے بل چلنے لگے چوتھے مینے مین دلیار پر ہاتھ رکھ کر ٹھٹھا شروع کیا پانچویں مینے مین طاقت خرام نبولی حاصل ہوئی چٹا اور ساتویں مینے مین دوڑ کر با نکلف چلنے لگے آٹھویں مینے استدار پالی نوین مینے کلام بفساحت تمام فرمایا اور دسویں مینے لڑکوں سے تیرا بازی مین مقابا کیا جب کامل ایک سال کے ہوئے بخوبی چٹ و پالاک ہوئے دوسرے سال میں شہاب مبارک ہونے لگا۔ روایت ہے کہ جب اس گل بوستان برسات سے نبار چلے ہوئے بلوغ دنیا کو رونق بخشی سات رفتا پنی والدہ ماجدہ کا درود</p>	

## غزل مولف

جب کہنے لگے ملود پیار تمہارے	سوئی بھی بنے طالب دیدار تمہارے
یوسف کی خریداری زینجا کو مبارک	ہم روزِ نازل سے ہیں خریدار تمہارے
صحت اور میں بے شریعت دیدارِ سوگی	اسے میرے سیماء میں بیمار تمہارے
کچھ غم نہیں عصیان کا ہمیں ناز ہے اس پر	کھلا تے ہیں ہم سید ابرار تمہارے
پیارے ہیں بہت ساتھی کوثر کی دودھائی	چلائیے گئے محشر میں گنگار تمہارے
بات نہ آگیا جب بخشنے والا انہیں تمہارا	نازدان ہیں گناہوں پہ گنگار تمہارے

کیون روز قیامت کی عدالت کے قبل ہو

بیدم ہیں وکیل احمد مختار تمہارے

کتب مقبرہ اور روایات صحیحہ سے منقول ہے کہ جب چشم بدور حضور پر نور  
کی عمر شریف چالیس برس کی ہوئی تو آپ نے تخت نبوت پر جلوہ فرمایا اور تاج  
خاتم الانبیاء سے سراقہ میں پر سجایا اور اقلیم اسلام میں کلمہ طیبہ کا سکھایا صحیفہ  
آسمانی پے در پے آنا شروع ہوئے کتاب ہدایت کا طلوع ہوا ہر ظلمت کے نہیں  
نیسا سے اسلام سے ادبیا لاپسلا۔ حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت علی  
اور حضرت بلال اور حضرت زید بن حارث اور حضرت عثمان و حضرت سعد بن  
ابی وقاص اور حضرت طلحہ و زبیر حضرت عبدالرحمن بن عوف و حضرت عمر فاروق و حضرت  
عصمہ اجماعین داخل دین شہین ہوئے۔ پہر تو دن دہلی دلت چو گلی تری ہو نا

شرع ہوئی ہر جگہ دعوت اسلام ہونے لگی کفار سے کفر خود بخود مٹا گئے لگا۔

### غزل از مولف

ہوا جب گرم بازار محمدؐ	کے اگر خریدار محمدؐ
سید ہو جو دیدار محمدؐ	رہوں بچہ ہوا نظار محمدؐ
نہ بیل کو رہے گلکی تمنا	جو دیکھے آکے خسار محمدؐ
سیا کو اگر دعوت ہے آمین	شفا دین دین ہوں بیمار محمدؐ
خدا مجھے پیچ کتے ہو پیدم	کوئی کیا جانے اسرار محمدؐ

بعد گیارہویں سال نبوت کے حضرت فخر رسالت جناب احمد مجتبیٰ محمدؐ  
صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت معراج جو روز ازل سے کسی کو نہ ملتا تھا عطا ہوا۔

بلغ اللہ صلوٰتی و سلامی ابدی	لبیٰ عمرانی صلوٰتی قرشی
صاحب خیر بے بطلاپہ درود و سلام	عازم عرش معلیٰ پیر و داد سلام

### بیان شب معراج

### غزل مولف

ہر طرت غل کسلے صلی علی کا آج ہے	عرش پر جاستے مین حضرت کیا شب معراج ہے
محبوب و بشارت ذکر الہی کو مان	وہ مومن بنی آدم دن یہ شب معراج ہے
عرش کی تحریر نے محبوب داور آپ پریت	یاد مین دو لہر جہان مین آپ لہی کا بیج آج ہے

چشم من سرکار کے ہے کل ملازع البصر	سر پہ لولاک لما کا آپ ہی کے تاج ہے
شکر ہے بیدم کہ کھلاتے ہیں ہم ادنیٰ کے فقیر	ہر بشر عالم میں جنکے فیض کا محتاج ہے

جرعہ نوشانِ مخماریہ دیکھتے تھے۔ وسیعہ مستانِ یکدہ قبابِ توسیعِ اوائل  
 داستانِ معراجِ شریف کو یوں بیان فرماتے ہیں کہ ایسے الوہیت و صمدیت کے  
 کنارِ عاطفت کا ناز پروردہ۔ ساقیِ ازل کے دستِ شفقت کا میخوردہ۔ اوس  
 نشینِ نورانی کا تربیت یافتہ جہان نہ کہ ورت کا گذر۔ نہ ظلمت کا اثر۔ اوس خلقت  
 جہانِ دہلی کا اس غلہ سکہ اب دگل میں بھلا جی بہا تا سماں اور سنتِ شکل تھا  
 مگر خلقتِ بیشال ہی کو براے چند سے اس خاکدان کی آبادی منظور تھی۔ آپ  
 کے جلوہ سے عالمِ ہستی کی بستی منظرِ انور بنانے تھی۔ لیکن اگرچہ اس فرارِ گد میں چند  
 روزہ ہی قیام ہوتا ہم ہمیشہ وطنِ اصلی کے ثوق میں جبرار رہتے اور ہر وقت اوس حقیقی مسکن  
 کی یاد گاری و انگیرِ حال تھی۔ ہر نفس سے ناکوِ یالیت رب مہمدا اللہ مخلیق مہمدا کا شغل  
 جاری رہتا۔ غرض کہ آپ کو ایسے خلوت گاہ کی طلب تھی جہاں حق کے  
 سوا نہ کسی کا گذر ہو۔ نہ غیر کا نشان نہ ماسوا کا اثر۔ اور ہر سال انان  
 ملا، اجمالی کو یہ حسرت۔ کہ خاکِ نشین تو آپ کے لبِ نوشین سے زندگانی و حیات  
 جاودہ ملی پائین اور تشنہ کا مانِ انلاک یوں ہی العطشِ العطش کہتے رہے جاوین۔  
 غرض کچھ تو اوپر کی کشش کچھ اس طرف کی کوشش سے ایک رات ٹھہری  
 یعنی ستمبر ۱۳۵۰ میں شبِ ماہِ رجبِ روزِ دوشنبہ قرار پایا۔

## غزل مولانا

ساری راتوں سے ہر تبیین سوا آجکی رات	ہوگی مقبول جو انگین گے دعا آجکی رات
دیکھ کر آپ کو علاج میں آدم نے کہا	تیرے گیسو سے منبر پر فدا آجکی رات
چاندنی پیلی چراغ میں فلک پر روشن	اڑ بکھڑ کی آئی ہے روا آجکی رات
عشق گیسو سے رسول عربی ہے جنکو	چڑھتے ہیں سورۃ واللیل اذا آجکی رات
بہار شمس و کرم ہونیکو ہے ایسیدم	ہر طرف چھائی ہے رحمت کی گٹھا آجکی رات

آپ بظاہر تو اسمانی کے گھر مصروف خواب ناز تھے۔ مگر فی الحقیقت شاہدہ رب الارباب  
میں تھے کہ ناگاہ میں وحی الہی چرخ برین سے بجکم رب العالمین حضرت خاتم المرسلین  
کے سر بائین حاضر آئے۔ برحق آئین بعد تخرین۔ بالکام فہین زمین خلد برین  
سے ہمراہ لائے۔ اور حضور اقدس کو بیدار کر کے مشرودہ وصل خدا سنایا۔ آپ نے  
طہارت کا اللہ فرمایا حکم پروردگار خدا و ہوا کہ اے روح الامین میرے پیارے  
کیو اسٹو آب حوض کوثر لاؤ۔ ابھی بند قبا اور تکمہ گریبان و انوار تھا کہ حضور  
یا قوت کی آب کوثر سے بہری ہوئی مسطشت زمر دین حاضر لایا۔ حضور نے غسل  
فرمایا من بعد حضرت جبرئیل نے صندہ نورانی پسنایا عمامہ نورانی سر پہ باندھا۔ وہاں سے  
نورانی اور ثمالی نعلین ستر پائے مبارک میں پنہا میں چٹکایا قوت سرخ کا کرے بانڈا

سبز زمر کا تہ میں دیا۔ غزل مولانا

شب و صبح جانی کو غریب چربینا حبیب خدا دینا	تو شگہار غرش نے ہی کیا اللہ کو کھو دینا
--	---



کیوں عزیز معر نہ ہو خدا ترے حسن پر مرگو	وہ بنا زلیخا کا دلربا کو صیب جل و ملا
جنہیں شوق وید صیب تھا جو کھڑی تھی مشتاقا	جون ہی آتے دیکھا بیگ اور نہیں کتھو
جو دینو جائی تو ایسا تو یہ کنا میری سچ سے	میری درد کا علاج کر میری گہری بہر خدا
یہ پیام بدیم خستہ کا گولی آؤ کو جا کے سنایو	نہ لگا ڈھیر خدا او سے کہ جو کو چوڑ تر اپنا

پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بھری جبریل حرم سرا سے باہر تشریف  
لائے۔ سادہ براق پر سوار ہو کر آسمان اول کو غارم ہوئے۔

مولفہ

حبیب کبریا حق کا دولابا	سو سے عرش برین جسد سدا
دور وید جو فرشتے تھے صف آرا	ہر اک بیتاب ہو کر یوں پکارا
کھڑے ہیں ہم ہی شتاق انتظارا ادھر ہی دیکھتے جانا خدا	
لگا ہیں برہیان چتون کشاری	نرالی جب ادائیں پیاری پیاری
ہوئی ہے دیکھ کر بے اختیاری	ذرا سرکار شیرانا سواری
اوسر آن بلائیں لین تمہاری بڑھو آگے قدم چومیں تمہارا	
میرے کار میرے بندہ پرور	میرے وارث میرے آقا و سرور
میرے خضر حقیقت میرے رہبر	میرے جانی میرے خالق و رب

<p>تھارے دامن مالی کو پا کر کہاں بشکا پسرے پیٹم تھانا</p>	
<p>جب آسمان اول پر دلق انروز ہو سے تو دیکھا حضرت آدم علیہ السلام اپنی اچھی بڑی اور کلاکین دیسا رہا جا کے انتظار میں ایستادہ بین اور یوں نزارت بین ۵</p>	
<p>بیابا کہ ترانگ در کنار کشم</p>	<p>بہ جنگ آمدہ آہم چند انتظار کشم</p>
<p>آپ اکون سے ملائی ہو کر آسمان دوم پر تشریف لائے یہاں حضرت امی علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو شرط حقوق میں جاتی بازی کے لئے آمادہ دیکھا اور بھی لے اور ملکر آسمان سوم پر پہنچے حضرت یوسف علیہ السلام آپ کی جیاد الفت میں گرفتار ہمہ تن چشم انتظار تھے جب آپ کو دیکھا اور زیادہ سو دا اثر تو یہ کہتا شرعی کیا کہ۔ موقوفہ</p>	
<p>آؤ ترک کما نذر نظر باز لگا ہے ان بیری طر ہی تھلا لگا ہے</p>	<p>انغزہ و غری وماندار لگا ہے ان ہر خدا چشم فسون سدا لگا ہے</p>
<p>ذبیہ ننگدی بین دماندار لگا ہے زبان لگاہ تو شوم باز لگا ہے</p>	
<p>کون کون سے کون سے کون سے کون سے کون کون سے کون سے کون سے کون سے</p>	<p>وہ کون ہے کہ جسکو نہیں بخش چکا جو دیکھتا ہے آپ کو کتنا ہے لعل ملا</p>

<p>دزیدہ نگندی بہن از ناز نگاہ ہے          تران نگاہ ہے تو شوم باز نگاہ ہے</p>	
<p>تپند امین اسے مر سے خالق کو دیا          صد تے تمہارے حساب دواک لیا</p>	<p>تپن شادایم سے محبوب کب لیا          وجہ نزول آئیہ و اشکس و الفیہ</p>
<p>دزیدہ نگندی بہن از ناز نگاہ ہے          تران نگاہ ہے تو شوم باز نگاہ ہے</p>	
<p>بان چشم کرم سید ابرار ادھر بھی          بیدم بہن بیت تشنہ دیدار ادھر بھی</p>	<p>ان بان نگہ لطف ہو سکا ادھر بھی          اسے ساتی کوثر نظر اکبار ادھر بھی</p>
<p>دزیدہ نگندی بہن از ناز نگاہ ہے          تران نگاہ ہے تو شوم باز نگاہ ہے</p>	
<p>اے بعد فلک چہارم پر حضرت عیسیٰ کو دیکھا کہ تنہا ہے و بیمارین بقرارین اند          یون گرم گفتارین ۵</p>	
<p>شگ گئے دیدہ گریان مریز کتے کتے</p>	<p>کب تک و بار کیا کوئی رستہ دیکھے</p>
<p>پانچویں آسمان پر حضرت ادریش سے صاحب سلامت ہوئی فلک ششم پر          حضرت موسیٰ سے ملے ہفتو پر ابراہیم خلیلؑ اسد نظر استلار سے چشم بردادہ اند          جو بلا نیوالا تھا۔ جبکی بے نیازی نے کلیم بیسے سرشار شوق سے لہرائی گھر          کیا تھا ان امور کے لئے خود دانی گوہر جو کلاب سے پاک لہرائی وہ</p>	

وہ آج حضور کا دیدار جو ہے ۔ ۵

وہ بھی اظہارِ حقوق کر بیٹھے + کیا برکی ہوتی ہے لگی دل کی ۔

انقصہ حضور کو نیویا نیوالے اس طرح بچلے کہ برق برق رفتار پر آپ سوار فرج ملا کیسین

یسار ہر ایک نازش افشار سے گرم گشتار ۔ غزل

دی شب کہ میرفتی بیان روز گردار ایک نظر

سلطانِ خویان میرود گردون بجومِ شمع

نورِ یحییٰ شربِ لعل اور شہدِ مجلسِ شہیر

انگدہ کا کل یکطرفت زبعت چایا یکطرفت

چایا یک سواران یکطرفت یکسین گدا یکطرفت

ساتی صراحی یکطرفت ستانہ رسوا یکطرفت

بیچارہ خسرو خستہ ز خونِ یقین فرمودہ است

فلتے بہشت یکطرفت آتشِ شمع تنہا یکطرفت

بات کی بات میں نفست آسمان سے گذر کر تمام ظلمانی ارنڈولی حجابات سے

کرتے ہوئے وہاں پہونچے جہانِ دہم کی رسائی نہ فہم کا گندہ جبریلِ محرم کبریا

نبیل ہی وہاں بیرون درے

انگلین ویداز محو مکان دور

ناقلیم جہت صمد آسمان دور

کوئی کیا جانے کہ اوس مقام کو کیا کہتے ہیں خلوت تھی یا جلوت جلوت کئے

تو بہا خلوت کئے تو بھی صحیح اور درست کسی کو کیا خبر کیا دیکھا کیا کہا کیا سنا کیا کہ

دیکھا اور جو دیکھا خارج از عبارت و اشارت سے پہلے قول مولف

جہانِ کمال کے دیا اور سکا بلا نیوالا

کون خلوت کی کہ نہت بہرِ شمع

من بعد جب مراجعت کا قصد اس مقام کا کیا کہ جہان سے تشریف لے گئے  
 تھے تو رسم رونائی میں منصب دلی فتہ الی عطا ہوا عقیدہ مکان تاب تو سین  
 اور دلی حل ہوا فنا و می اسے عہدہ ما اوچی کا مضمون راست آیا۔ کھل بازارغ  
 البصر و ما طے۔ چشم نرگسین میں لگایا۔ نمسا کائنات نے گنگا لون است کا قصد  
 پیش کر کے دسوت کی ایک بک فتر خطے پر فیصلہ ٹھیرایا۔ وقت فرصت خلعت  
 میو بی سے تاج شمشہی کون و مکان لیکر فرم واپسی فرمایا۔ آسمان نہم طے نرا کر  
 ہفتم پر زحل کے عقد اسے لاصل حل فرمائے۔ چرخ ششم پر شتری۔ سے حر  
 ہسہ تقسیم و کریم قد مبوسی حاصل کی اور خطبہ لا جواب قلم پروین سے انتخاب  
 کر کے سنایا۔ اس صلی میں قافسی سپہ رقب پایا۔ فلک پنجم پر بہرام نام ہوا چرخ  
 کا خطاب پایا آسمان چہارم پر خورشید تابان سے رخ پر نور کی مہر و محبت کا  
 انہا کیا۔ قدموں پر سر جکانے کے بے میں نیل منظم کا خطاب پایا۔ فلک سوم  
 پر زہرہ کو فرط محبت میں رقصان پاکر سر نزاری بخشی اور بہت کچھ انعام عطا فرمایا۔  
 فلک دوم پر عطارد نے قصیدہ شمولہ ابوصفت جو در عطا تحریر کر کے سنایا اور فلک  
 کمالیا۔ آسمان اول پر پاد واسطے تقسیم کے خمیدہ ہو کر بال بنا ماہ تمام مشہور ہوا  
 جب سطر نژدہ پر رونق افروز ہوئے و در دیوار سے مبارک و سلامت کی دہم  
 دوام ہوئی۔ بستر نرم بدستور گرم پایا۔ اور ذخیرہ در مجویش میں تھی علی اصباح  
 معراج بیا فرمایا۔ اول بار غار ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ہدایت یام اول نما

نظام مصدق اکبر کا پایا۔ اور ابو جہل نے کذبت کیا وہ زندہ ہی شہور ہوا۔

جمال یوسف آمد خم ازے

بعد خود نصیب ہر کس ازوے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا  
وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ كُلَّمَا ذَكَرَكَ وَذِكْرُكَ الدَّاكِرُونَ وَصَلِّ عَلٰى  
سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ كُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ وَذِكْرُكَ الْغَافِلُونَ

سلام

اکس دو عالم کے شہر بار سلام  
ہر گٹری تمپہ رحمت باری :-  
کیسی تعداد لا اقدر بہی جو :-  
گلبن بوستان محبوبی :-  
عرش اعلیٰ کے تاجدار سلام  
تپہ ہر منظر لاکھ بار سلام  
جس سے ہاتھ یمن چہاں سلام  
گلشن حسن کی بیار سلام

اپنے کشتے کا اپنے بیدار کا  
یتا جان کے خیمہ سوار سلام

اَنْ ذِلْتُ يَا رِيحَ الصَّبَا يَوْمَ اِلَى اَرْضِ الْحَرَمِ  
فَلْيَغْرِ سَلَامِي رَوْحَةً رَفِيحًا النَّبِيَّ الْمُحْتَرَمِ

روغزہ حضرت محبوب الہی :-  
اگر گزیرے اسے باو سحر  
کچھو سکارین مجری یادیدہ  
سہ روز شب شام و سحر

کیونکہ میں نے تم سے تمنا کی ہے کہ  
ایک شاعر نے کہا :-  
ہو لڑیے ہوا کو جس نے ہندو کو  
پرست کی

## قطعه مولفہ

کو سہ کار سے جو بد عاہد	بلا کٹکے کو جو التجا ہو
پارو ماتمہ اور دامن کو پیاؤ	محبوبانگ کو جو مانگنا ہو

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا صَلَوةً تَجْنِبُنَا بِهَا مِنْ جَمِيعِ  
الْاَهْوَالِ وَالْاَفَاتِ وَتَقْفِيْ لَنَا بِهَا جَمِيعَ الْحَاجَاتِ وَتَطَهِّرَ نَا بِهَا  
مِنْ جَمِيعِ السَّيِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ اَعْلٰی الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا  
بِهَا اَقْصٰی الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيعِ الْخَيْرَاتِ فِي الْحَيٰوةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ  
اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ وَآلِهِ وَآصْحَابِهِ

قطعه تاریخ طبع حلیم منشی ریاض الدین دارنی مستخلص بہ مشتاق اکبر آبادی

کہ جو ہر طرح سے بہت خوب ہے	کہا شاہ بیہم نے یسلا و حضرت
کہ محبوب لکھا ذکر محبوب سے ہے	نہو کیوں و خلیفہ یہ عشاق کا
تو لکھا کہ مر خوب محبوب سے ہے	جو کہ تاریخ شتان نے

## تقریظ

نتیجہ طبع حقیقت آگاہ معرفت دستگاہ مجتہد العصر فرید الدہلوی  
 مرجع القدس برادر مکرّم اخی معظم تاج العاشقین راسل الواصلین عاشق  
 خوش اسلوب محبوب محبوب فرزند ششیر الاحصیہ  
 مولف المولوی حاجی سید فیظیر شاہ صاحب وارث و امت بکا

کہ بین وجد میں جس سے اہل زمانہ  
 غرض دلبری میں ہیں دونوں یگانہ  
 کہیں عاشقانہ کہیں عارفانہ  
 فلک پر بجائیں ملک شادمانہ  
 کہیں شمع مغل کہیں نور خاندانہ  
 کسی جام ہو مجلس اسیکانسانہ  
 اثر ہے کہ رحمت کلمہ شایمانہ  
 تقاضا ہے احباب تھا تازیانہ  
 خدا سے دعا مانگئے بے تطیراب  
 کہ ابوارث ذی الجلال و یگانہ

کہ بیابان بیدم نے کیا خوب مولد  
 ہے کیا شہر و پسر کیا نظم و کوش  
 عبارت کو مضمون کو دیکھتا ہوں  
 زمین پر کرین ادھوم عشاق اسکی  
 شمع تبدیل دل اہل عالم  
 کہیں ہی ہو مغل بیان ہستائیکان  
 بیان ہو کہ چادر ہے انوار رکے  
 کدماختہ یون کہ اسپ قلم کو  
 ابھی وہ بیت کچھ بڑھائیں گے امین  
 اگر گرے میں رہا آب و دانہ

رہے بہائی میرا عزیز خواطر

ہمارے احباب کو یہ تراہ



## تاریخ

نتیجہ فکر سلیم جناب حافظ بقا اللہ شاہ صاحب عرف مولانا سراج الدین  
محمد ذاکر قادری دہشتی ابو الحسین غنی حضرت سید شاہ ابوالحسن بن تطلہ  
احمد نوری الملقب بہ میا نصاحب قادری مارہروی زینت سجادہ برکات

کہ ثانی جسکا عالم میں نہیں ہے  
یہ ذکر رحمتہ اللعالمین ہے  
نقب جسکا شفیق الممتہ نہیں ہے  
جہان دیکھا صدائے آفرین ہے  
گروہ حاسدان نزار و حزین ہے  
ہر ملک دین کا حصین حصین ہے  
کہ وارث اسکا ختم المرسلین ہے  
ندائے غیب آئی گیون حزین ہے  
نکدہ ایشاہد یہ ذکر شاہدین ہے  
کیونکر کہے نہ آپ کو عالم و حیدر عشر  
کیا لا جواب نظم ہے کیا ہمتاں شر  
ایمان والے کرتے ہیں جہان اسکی در  
شاہد مجھے ہوا اپنے مقدر پیکر ہے  
جربستہ لکھ دیا لکھ ہے ذکر شفیق ہے

کہا وہ حضرت بیدم نے یساراد  
بیان مولد خیر الورس ہے  
بیان اوسکی ولادت کا ہے اسمین  
جد ہر ستمنا ہون شور مر جاس ہے  
جو ہیں احباب وہ ہیں شاد و فرحان  
قیامت تک ہے اسکی فتح و نصرت  
اسے حاسد سے کیا پونہ میگا آزار  
ہوئی تاریخ کی جب فکر مجکوبہ  
سن تالیف و طبع از روسے اسٹے  
یساراد پاک حضرت بیدم لکھا ہے خوب  
سلاک گھر ہے ایک تو اک ہر شعلہ شمس  
ہر شمس جہت میں شور صلوٰۃ و سلام کا  
یسرے شفیق خاص نے ذکر نبی لکھا  
جب لکھا دیکار لکھی سال عیسوی